﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد14 | جمعۃ المبارک 25رمئی2007ء | 08رجمادی الاوّل 1428ہجری قمری ❁ 25رہجرت 1386 ہجری شمسی | شمارہ21

خلافت علی منہاج النّبوة

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دَور ختم ہوجائے گا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دَور کو ختم کردے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ کہہ کر آپ خاموش ہوگئے۔

(مسنداحمد۔ مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

﴿ارشادات عالیه سیدنا حضرت مسیح موعود علیه الصلوٰة والسلام﴾

خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔

تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔

”خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتیں زمین پر اُتریں گی۔ کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی۔ اور وہ اِس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔

یہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سُنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىْ (المجادله:22)۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہوجائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کرسکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچّائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہوجاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہوجائیگی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مُرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مُرتد ہوگئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہوگئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا (سورة النور:56) یعنی خوف کے بعد پھر ہم اُن کے پَیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰؑ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اِس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچاویں فوت ہوگئے اور بنی اسرائیل میں اُن کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰؑ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتّر بتّر ہوگئے اور ایک اُن میں سے مرتد بھی ہوگیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہوجائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہینِ احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پَیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچّا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہوجائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرتِ ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے“۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20صفحہ 303-306)

ادار یہ

ہے شکرِ ربِّ عزّ وجل خارج از بیاں

ہم احمدی مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کے جو بے انتہا احسانات ہیں ان میں سے ایک عظیم احسان یہ ہے کہ ہم اس خلافت سے وابستہ ہیں جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور کی آیت استخلاف میں فرمایا اور جو آنحضرت ﷺ کی پیش خبریوں کے مطابق منہاج نبوت پر قائم شدہ ہے اور جس کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام نے دائمی ہونے کی بشارت دی ہے۔ یہ وہ خلافت حقہ ہے جسے آسمانی تائیدات حاصل ہیں اور جس کے ذریعہ نبوت کے فیضان آج بھی ہم میں جاری ہیں۔ اس کی برکت سے ہم اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرتوں کے تازہ بتازہ نشانات کو دیکھتے اور ان سے اپنے ایمانوں میں تقویت حاصل کرتے ہیں۔ اس خلافت سے سچی اور پرخلوص وابستگی اور کامل اطاعت کے نتیجہ میں انسان کو اپنے نفس کا تزکیہ حاصل ہوتا ہے اور اس پر خدا تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید کے حقائق و دقائق اور الٰہی معرفت کے راز آشکار ہوتے ہیں۔ الٰہی نصرتوں سے مؤید اِس خلافت حقّہ سے وابستگی کا ہی نتیجہ ہے کہ یہ چھوٹی سی اور دنیاوی لحاظ سے بے حیثیت اور کمزور جماعت باوجود بڑی بڑی مخالفتوں کے بڑے صدق اور استقامت کے ساتھ شاہراہ ترقیٔ اسلام پر مسلسل آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے اور خدمت اسلام اور خدمت بنی نوع انسان کے میدانوں میں نہایت روشن اور درخشندہ قربانیوں کی زرّیں داستانیں رقم کرتے ہوئے قرب الٰہی کی منازل طے کرتی چلی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ خلافت کی برکت سے مخلص اور وفادار احمدیوں کے اموال میں، ان کے نفوس میں، ان کے ایمانوں میں، اخلاق میں، اعمال صالحہ میں بے انتہا برکتیں ڈالتا چلا جاتا ہے۔ اور بلاشبہ اس خلافت سے وابستہ احمدیوں کو دوسروں کے مقابل پر ایک نمایاں فرقان اور امتیاز حاصل ہے۔

یہ اور اللہ تعالیٰ کے اَور اسی قسم کے بے انتہا فضلوں اور رحمتوں پر ہم خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔ آج ہم اس خلافت حقّہ اسلامیہ احمدیہ کے قیام پر 99 سال مکمل کر کے 100 ویں سال میں داخل ہو رہے ہیں اور اگلے سال ہم بفضلہ تعالیٰ صد سالہ خلافت جوبلی جشن تشکر منائیں گے۔ اس سلسلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو خصوصی دعاؤں پر مشتمل ایک روحانی پروگرام عطا فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت اور آپ کی منظوری سے بہت سے نیک منصوبے و پروگرام جماعت میں جاری ہیں۔ جوں جوں ہم صد سالہ جشن تشکر کے قریب ہوتے جاتے ہیں ان تمام نیک سرگرمیوں میں بھی ایک تیز رفتاری آتی جاتی ہے۔ قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم اور دیگر اسلامی لٹریچر کی تیاری اور اشاعت اور غیروں تک اسلام کے حقیقی پیغام کو پہنچانے اور تعلیم و تربیت کے بہت سے کام ہیں جو ہو رہے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عظیم احسانات پر دلی شکریہ کے پُرخلوص جذبات سے معمور ہوتے ہوئے ان تمام پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے اور علمی و عملی ہر پہلو سے خلافت کی عظمت و اہمیت اور اس کی برکات کو اپنی زندگیوں میں اس طرح ڈھالے کہ غیروں کو بھی اس کا احساس ہو اور وہ بے اختیار اس آسمانی نظام سے وابستہ ہونے کے لئے اپنے اندر ایک جوش و جذبہ محسوس کریں۔

جب الٰہی جماعتیں خدا تعالیٰ کے فضلوں کے ساتھ ترقی کی منازل طے کرتی ہیں تو لازماً حاسد دشمن اپنی حاسدانہ کارروائیوں میں بھی شدت اختیار کرتا ہے۔ دشمن کی ایسی کارروائیاں دراصل اس بات کی شہادت ہوتی ہیں کہ یہ الٰہی جماعت ترقی پذیر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم مومنین خلافت کو یہ بشارت دے رکھی ہے کہ خوف کے بادل تو چھائیں گے، مخالفتیں ہوں گی اور شدید ہوں گی لیکن خلافت کی برکت سے اللہ تعالیٰ خوف کے تمام حالات کو امن میں بدل دے گا اور اپنی غیر معمولی نصرت و حفاظت کے سایہ میں رکھے گا۔ پھر الہام الٰہی "اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ" میں بھی تو یہی پیغام مضمر ہے۔ خلافت حقّہ اسلامیہ احمدیہ کی تمام تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب بھی مخالفین و معاندین نے جماعت کی تباہی و ناکامی کے منصوبے بنائے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اپنے بنائے ہوئے خلفاء کی تائید فرمائی اور ان کے مخالفوں کو عبرتناک ناکامیوں و نامرادیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ جو اپنے آپ کو بڑی جمعیت سمجھتے تھے اور طاقت کے نشے میں چُور تھے خدا تعالیٰ نے ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے اور ایسی ذلتوں کی مار ان پر ڈالی کہ ان کی جمعیتیں بکھر کر رہ گئیں اور ذلتیں ان کا ہمیشہ کے لئے مقدر بن گئیں۔ پس ہم اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا شکر ادا کریں وہ سچے وعدوں والا، وفادار خدا ہے۔ وہ جسے خلافت کی خلعت عطا فرماتا ہے اس کے حق میں نصرت کے بڑے بڑے نشان دکھاتا ہے اور ہماری تاریخ تو ایسے نشانوں سے بھری پڑی ہے۔

آیئے ہم سب یہ کوشش کریں کہ اس امام کے ساتھ اپنی محبت اور تعلق اطاعت اور اخلاص و وفا کو مضبوط سے مضبوط تر کریں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی معیت کا خاص وعدہ عطا فرما رکھا ہے تاکہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی معیت کی برکتوں سے مالا مال ہو سکیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے گزشتہ ایک خطبہ جمعہ میں توجہ دلائی تھی کہ عبادت کا قیام اور خلافت کا بہت گہرا تعلق ہے اور دراصل عبادت کے قیام کے ذریعہ ہی ہم نظام خلافت کی مضبوطی و استحکام کا ذریعہ بن سکتے ہیں اور یہی وہ ذریعہ ہے جس سے ہم خلافت کی برکات سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک توفیق بخشے کہ ہم اس عظیم الٰہی نعمت کی حقیقی قدر کرنے والے ہوں اور اپنے پیارے امام کی عظیم توقعات کے مطابق اپنے اعمال کو ڈھالنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کی صحت و عمر میں اور تمام مہمات دینیہ عالیہ میں عظیم الشان کامیابیاں اور کامرانیاں عطا فرماتا چلا جائے اور آپ کی مستجاب دعاؤں کا فیض ہمیشہ ہم میں سے ہر ایک کے شامل حال رہے۔

(نصیر احمد قمر)

اہل پیغام سے خطاب

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی 1924ء کے سفر لندن کی نظم میں سے)

اہل پیغام! یہ معلوم ہوا ہے مجھ کو
بعض احبابِ وفاکیش کی تحریروں سے
میرے آتے ہی اِدھر تم پہ کُھلا ہے یہ راز
تم بھی میدانِ دلائل کے ہو رَن بیروں سے
آزمائش کے لئے تم نے چنا ہے مجھ کو
پُشت پہ ٹوٹ پڑے ہو مری شمشیروں سے
حق تعالیٰ کی حفاظت میں ہوں مَیں یاد رہے
وہ بچائے گا مجھے سارے خطا گیروں سے
میری غَیبت میں لگا لو جو لگانا ہو زور
تیر بھی پھینکو، کرو حملے بھی شمشیروں سے
پھر بھی مغلوب رہوگے میرے تا یوم البعث
ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے
ماننے والے مرے بڑھ کے رہیں گے تم سے
یہ قضا وہ ہے جو بدلے گی نہ تدبیروں سے

(کلام محمود)

تمام برکتیں خلافت سے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"جب تک اللہ تعالیٰ کی منشاء اپنے سلسلہ میں خلافت راشدہ کو قائم رکھنے کی رہے اس وقت تک تمام برکتیں خلافت سے وابستہ ہوتی ہیں اور ہر وہ شخص جو اس نکتہ کو نہیں سمجھتا وہ ان برکتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ میرا یہ تجربہ ہے ذاتی کہ بعض لوگ جو اس نکتہ کو نہیں سمجھتے ان کے حق میں میری دعائیں قبول نہیں بلکہ ردّ کر دی جاتی ہیں۔ حالانکہ مَیں نے اپنے لئے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ اگر کسی شخص کے متعلق مجھے یقین بھی ہو جائے کہ وہ خلافت کی اہمیت کو نہیں سمجھتا اور اس کے دل میں میں خلافت کے نظام سے وہ محبت اور پیار نہیں جو ایک احمدی کے دل میں ہونی چاہئے تب بھی مَیں اس کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں اور دعا کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑتا۔ اس کے لئے دعا کرنا میرا کام ہے، مَیں اپنا کام کر دیتا ہوں۔ دعا قبول کرنا میرے ربّ کا کام ہے اور مَیں نے اکثر یہ دیکھا ہے کہ ایسے لوگوں کے حق میں میری دعا قبول نہیں ہوتی۔

حالانکہ اس سے برعکس بہت سے ایسے احمدی بھی ہیں جو اگرچہ اعتقاداً پختہ ہوتے ہیں اور نظام جماعت سے ان کا بڑا گہرا اور سچا تعلق ہوتا ہے اور خلافت سے وہ حقیقی تعلق رکھتے ہیں لیکن عملاً بہت سی ذاتی کمزوریاں ان میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن جب اس گروہ کے متعلق یا ان میں سے کسی فرد کے متعلق دعا کی جائے تو اللہ بسا اوقات محض اپنے فضل سے اس دعا کو بڑی جلدی قبول کر لیتا ہے۔ یہ ایک ذاتی مشاہدہ ہے۔

اس مختصر سے وقت میں یعنی جب سے مَیں مسند خلافت پر بٹھایا گیا ہوں جو مَیں نے ذاتی مشاہدے کئے اور جس رنگ میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو نازل ہوتے دیکھا اور بعض دعاؤں کو ردّ ہوتے پایا، یہ میرا مشاہدہ ہے جو مَیں نے اختصار کے ساتھ آپ کے سامنے رکھ دیا ہے...... ہمیں آج ایسے کمزور احمدی کی ضرور فکر ہے جو احمدی کہلاتا ہے لیکن نظام احمدیت کے مرکزی نقطہ سے غافل ہے اور اس کو پہچانتا نہیں اسی لئے حضرت مصلح موعودؓ نے ہم خدام کو عہد میں اس لئے شامل کیا تھا کہ جماعت کے نوجوان خلافت سے وابستہ رہیں اس حد تک ہر قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں اور اسی میں ہر خیر و برکت ہے اس تنظیم کے لئے جو خدام الاحمدیہ کہلاتی ہے"۔

(روزنامہ الفضل 23/ دسمبر 1967ء)

خلیفہ خدا بناتا ہے

(صدیق اشرف علی موگرال۔ کیرلہ ۔انڈیا)

ہر مضمون کا ایک عنوان ہوتا ہے مگر جن مضامین کو خدا تعالیٰ اپنی جانب سے عنوان عطا کرتا ہے تو اس کی اہمیت اور شان اور بڑھ جاتی ہے۔ ”خلیفہ خدا بناتا ہے“۔ یہ بھی اُن عنوانوں میں سے ایک عنوان ہے ۔چنانچہ آیت استخلاف میں عمل صالح بجالانے والے مومنوں سے جس خلافت حقہ کے قیام کا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اس کو اپنی طرف منسوب کر کے خلافت حقہ کی تائید ونصرت کو اپنے لئے لازم قرار دیا ہے ۔چنانچہ آیت استخلاف میں ”لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ“ کے الفاظ سے شروع میں لام تاکید اور درمیان میں نون تشدید آئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ باوجود دنیا کی مخالفت کے خدا تعالیٰ خلافت کو ضرور قائم فرمائے گا۔

سہولت کے پیش نظر اس مضمون کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

1۔ وہ منقولی دلائل جو اس مضمون کی تائید میں قرآن کریم، احادیث اور اقوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے کلام میں موجود ہیں۔

2۔اس بات کے بیان کرنے میں کہ ”خلیفہ خدا بناتا ہے“ ہمیں کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ نیز ان کے نتیجہ میں ہم پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

3۔خلفاء کرام کے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کے بارہ میں آیت استخلاف میں جو نشانیاں بیان کی گئی ہیں وہ تاریخ کی روشنی میں کس طرح پوری ہوئیں۔

اصل مضمون کو شروع کرنے سے قبل ایک شک کا ازالہ ضروری معلوم ہوتا ہے ۔ہمیں نظر آتا ہے کہ انبیاء کرام کو خدا تعالیٰ براہ راست منتخب کرتا ہے مگر جہاں تک خلفاء کا تعلق ہے بظاہر مومنین کی جماعت ان کا انتخاب کرتی ہے ۔ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ نبی کی بعثت ایسے وقت میں ہوتی ہے جب ہر طرف ضلالت کا عالم ہوتا ہے۔تاریکی چھائی ہوتی ہے اس لئے ایسے وقت میں خدا تعالیٰ خود نبیوں کو منتخب کرتا ہے ۔مگر نبی کی بعثت کے بعد جب مومنوں اور متقیوں کی ایک جماعت قائم ہوجاتی ہے اور ان تقویٰ شعار لوگوں کی نظر انتخاب ایسے شخص پر جا کر ٹھہرتی ہے جس کو خدا خلیفہ بنانا چاہتا ہے تو مومنوں کو انتخاب کا موقع دے کر خدا تعالیٰ دنیا پر یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ اب زمین پر مومنین کی ایک ایسی جماعت تیار ہوگئی ہے جن کی مرضی میری مرضی کے تابع اور جن کا انتخاب میرا انتخاب ہے۔

قرآن کریم میں اس سے ملتی جلتی بعض مثالیں ہمیں دیکھنے کو ملتی ہیں۔مثال کے طور پر خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ’مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی‘۔یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد مصطفی ﷺ جب تو نے جنگ بدر کے موقع پر دشمنوں کی طرف کنکر اٹھا کر پھینکے تھے تو وہ تُو نے نہیں بلکہ مَیں نے (یعنی خدا نے) پھینکے تھے۔کیونکہ اس میں میری (خدا کی) مشیت تیرے شامل حال تھی۔ایسا ہی بیعت رضوان کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ۔یعنی صحابہ رضوان اللہ علیہم کے ہاتھوں پر رسول کریم ﷺ کا ہاتھ نہیں بلکہ خدا کا ہاتھ تھا۔

پس یہ قول خدا تعالیٰ کا بالکل سچا اور برحق ہے کہ خدا ہی خلیفہ بناتا ہے اور یہ قول جماعت مومنین کے لئے ایک بہت بڑا شرف ہے اور مومنوں کو بھی چاہئے کہ وہ ہر دم اس یقین پر قائم رہیں کہ ہم نہیں بلکہ خدا ہی خلیفہ بناتا ہے اور اس شرف کو قائم رکھنے کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہیں۔

❁......مشکوٰۃ میں مسند احمد کے حوالہ سے یہ حدیث بیان کی گئی ہے۔جس کا ترجمہ یہ ہے:

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔پھر وہ اس کو اٹھالے گا۔پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی۔پھر جب اللہ چاہے گا اس کو بھی اٹھا لے گا۔پھر سختی والی بادشاہت قائم ہوگی۔پھر اللہ جب چاہے گا اس کو بھی اٹھا لے گا۔اس کے بعد ظالمانہ بادشاہت کا دور آئے گا۔پھر اللہ اس کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر (آخر میں دوبارہ۔ناقل) نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی ۔ روای بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اس کے بعد خاموش ہوگئے۔

(مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

رسول کریم ﷺ کی یہ عظیم الشان پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔مسلمانوں پر سختی والی بادشاہت کا دور بھی آیا اور ظالمانہ بادشاہت کا دور بھی ان پر گزرا اور ان میں بعضوں کو مختلف ناموں والی خلافت کا لقب بھی دیا جاتا رہا اور ان دنیاوی خلافتوں سے مسلمانوں کو کسی حد تک اجتماعیت کا فائدہ بھی حاصل ہوتا رہا مگر محض سیاسی اغراض کے لئے قائم شدہ یہ خلافتیں بالآخر اپنی سیاسی موت کا شکار ہوگئیں اور اپنی سیاسی وحدت بھی قائم نہ رکھ سکیں اور بیسویں صدی کے شروع میں ترکی کی خلافت بھی انگریزوں کی نذر ہوگئی۔

❁......مولانا ابوالکلام آزاد اور گاندھی جی نے عام مسلمانوں سے مل کر ترکی کی خلافت کو بچانے کی بہت کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوئی۔مگر اس ”تحریک خلافت“ سے ایک بات ظاہر ہوگئی کہ مسلمانوں کو خلافت سے کس قدر جذباتی لگاؤ ہے اور ان کے غیر شعوری ذہن میں یہ بات داخل ہے کہ اسلام کا شیرازہ اگر اکٹھا ہو سکتا ہے تو صرف خلافت کے ذریعہ سے ۔اسلام کو اگر سربلندی حاصل ہوسکتی ہے تو صرف خلافت کے ذریعہ سے ۔ دین کو استحکام اگر حاصل ہوسکتا ہے تو صرف خلافت کے ذریعہ ہی حاصل ہوسکتا ہے۔

❁......پھر جب خدا تعالیٰ نے احمدیت کے ذریعہ خلافت علی منہاج النبوۃ کو قائم فرمایا تو کسی اور خلافت کو دنیا میں قائم رہنے نہیں دیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”سارا عالم اسلام مل کر زور لگالے اور خلیفہ بنا کر دکھادے۔ وہ نہیں بنا سکتا۔ کیونکہ خلافت کا تعلق خدا کی پسند سے ہے“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2/اپریل1993ء)

❁......پھر فرماتے ہیں:

”یاد رکھیں آپ کی وحدت خلافت سے وابستہ ہے اور اُمّت واحدہ بنانے کا کام خلافت احمدیہ کے سپرد ہے، اَور کسی کے نصیب میں نہیں ہوسکتا۔مَیں خدا کی قسم کھا کر اس مسجد میں اعلان کرتا ہوں، **محمد رسول اللہ کے غلاموں کو اُمّت واحدہ بنانے کا کام خدا تعالیٰ نے اس دور میں خلافت احمدیہ کے سپرد کردیا ہے۔** جو اس سے تعلق کاٹے گا اُس کی کوئی کوشش خواہ نیکی کے نام پر ہی ہو کبھی بھی کامیاب نہیں ہوگی“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16/جولائی 1993ء)

❁......حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خلافت کو خدا تعالیٰ کی جانب سے معرض وجود میں آنے کی بات یوں بیان کرتے ہیں:

”وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں ۔لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔“

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20صفحہ 305)

❁......”جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت وجو تیرے پَیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔سوضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اِس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ ....**مَیں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں۔اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے۔** سو تم خدا کی قدرتِ ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہوکر دُعا کرتے رہو۔اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہوکر دُعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے“۔(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ305-306)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ جو رسول کریم ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے دوسرے دور میں مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے خلیفہ ہوئے ان کا کلام خلافت کے بارہ میں ایک اتھارٹی کا حکم رکھتا ہے۔آپؓ فرماتے ہیں:

”مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا ہے ۔جس طرح پر آدم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کو خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا“۔

”اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں تم ان سے بچو۔پھر سن لو مجھے نہ کسی انسان نے نہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے۔نہ کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ خلافت کی رِدا کو مجھ سے چھین سکے“۔

”......پس جب مَیں مرجاؤں گا پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا“۔

(اخبار بدر4/جولائی 1912ء)

❁......حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے خلافت کے تعلق میں بڑی سیر حاصل بحث کی ہے۔اس موضوع پر بہت سی کتابیں بھی لکھی ہیں ۔منصب خلافت، خلافت حقہ اسلامیہ جیسی معرکۃ الآراء تقریریں بھی کی ہیں۔ایک جگہ آپؓ فرماتے ہیں:

”اے دوستو میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں ۔نبوت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے۔تم خلافت حقہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تم کو اس دنیا میں اور بھی اونچا کرے“۔(الفضل 20/مئی 1959)

خلافت کی برکات
اور مومنوں کی ذمہ داریاں

یہاں ضمناً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ہم کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ خلیفہ بناتا ہے تو اس کا ہمیں کیا فائدہ ہے یا اس میں کیا حکمتیں پوشیدہ ہیں اور اس میں مومنوں کے لئے کیا پیغام ہے؟ جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں تو یہ ایک ضمنی سوال نہیں رہ جاتا بلکہ ایک ضروری اور اہم سوال بن جاتا ہے جس کا جواب جاننا بہت ضروری ہے۔

خدائی جماعت کا طُرّہ ٔ امتیاز یہ ہے کہ وہ ہمیشہ ایک واجب الاطاعت امام کے تابع ہے۔ امام کے بغیر جماعتی زندگی کا تصور ہی فضول ہے۔ جب تک نبی زندہ ہے نبی ان کا امام ہوتا ہے اور نبی کی وفات کے بعد خلیفۂ وقت ان کا امام ہوتا ہے۔

پس مومنوں کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ کی کامل اور مکمل اطاعت کریں جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کا نزول ہوتا ہے۔ نیز خدا تعالیٰ اپنی مشیت کو اپنی قائم کردہ خلافت کے ذریعہ دنیا پر ظاہر فرماتا ہے۔اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (آل عمران:104)۔یعنی اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور پراگندہ مت ہو۔پس حبل اللہ کی برکت سے جماعت اختلاف اور افتراق سے بچ جاتی ہے۔

اب رسّی کو مضبوطی سے پکڑنے کے معنی یہ ہیں کہ رسّی کو دونوں ہاتھوں سے پکڑنا۔ایک ہاتھ سے پکڑنے سے بسا اوقات رسی کے چھوٹ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔پس دونوں ہاتھوں سے پکڑنے کا ایک مطلب یہ ہے کہ اعتقادی رنگ میں بھی خلافت کی اطاعت لازم ہے اور عملی رنگ میں بھی اس کی اطاعت ہونی چاہئے۔

دوسری بات یہ بھی لازم ہے کہ اس اطاعت میں جماعت کا ہر فرد شامل ہو۔آپ نے دیکھا ہوگا کہ جہاں کہیں رسّہ کشی کی جاتی ہے تو سب مل کر رسہ کھینچتے ہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ دس کھلاڑیوں میں ایک کھلاڑی یہ خیال کرے کہ سبھی رسّہ کھینچ رہے ہیں اگر اکیلا میں شریک نہ ہوا تو کیا فرق پڑتا ہے۔فرق پڑے گا اور ضرور پڑے گا۔ایک کھلاڑی کی نادانی ساری ٹیم کی جیت کو ہار میں بدل سکتی ہے۔

پس خلیفۂ وقت جب ہمیں دائیں چلنے کو کہے تو ہمیں دائیں چلنا ہوگا۔ بیٹھنے کے لئے کہے تو ہمیں بیٹھنا ہوگا، ہمیں کھڑا ہونے کو کہیں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم سب کھڑے ہوجائیں۔

❁......حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’تمہارا فرض ہے کہ جب تمہارے کانوں میں خداتعالیٰ کے رسول کی آواز آئے تو تم فوراً لبیک کہو اور اس کی تعمیل کے لئے دوڑ پڑو۔ اسی میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے۔ بلکہ اگر انسان اُس وقت نماز پڑھ رہا ہو تب بھی اس کا فرض ہے کہ وہ نماز توڑ کر خداتعالیٰ کے رسول کی آواز کا جواب دے۔ یہی حکم اپنے درجہ کے مطابق خلیفۃ الرسول پر بھی چسپاں ہوتا ہے اور اُس کی آواز پر جمع ہو جانا بھی ضروری ہے‘‘۔

(بحوالہ اخبار بدر 15/22 مئی 1997ء)

❁......اگر کوئی شخص خلیفۂ وقت کی اطاعت میں کوتاہی سے کام لیتا ہے یا اُس کے فرمان کی بجاآوری میں پوری توجہ سے کام نہیں لیتا تو اس سے اس کی اپنی ذات کو نقصان ہوگا۔

❁......حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ایک موقعہ پر فرمایا:

’’خلافت احمدیہ کی طاقت کا راز دو باتوں میں نظر آتا ہے۔ ایک خلیفۂ وقت کے اپنے تقویٰ میں اور ایک جماعت احمدیہ کے مجموعی تقویٰ میں۔ جماعت کا تقویٰ جتنا من حیث الجماعت بڑھے گا احمدیت میں اتنی ہی زیادہ عظمت و قوت پیدا ہوگی۔ خلیفۂ وقت کا ذاتی تقویٰ جتنا ترقی کرے گا اتنی ہی اچھی قیادت اور سیادت جماعت کو نصیب ہوگی۔ یہ دونوں چیزیں بیک وقت ایک ہی شکل میں ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر ترقی کرتی ہیں‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/جون 1982ء)

❁......’’خلیفہ خدا بناتا ہے‘‘ اس بات کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ خداتعالیٰ اپنی مرضی، اپنی منشاء کو خلیفۂ وقت کی زبان سے دنیا پر ظاہر کرتا ہے کیونکہ وہ زمین پر خدا کا نمائندہ ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اپنے معرکۃ الآراء خطاب ’’سیر روحانی‘‘ میں فرماتے ہیں:

’’پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو کہ مَیں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے۔ یہ میری آواز نہیں، مَیں خدا کی آواز تم کو بتا رہا ہوں۔ تم میری مانو، خدا تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ‘‘۔

یہ کوئی معمولی کلام نہیں۔ جن لوگوں نے اپنے کانوں سے اس پرشوکت کلام کو سنا ہے وہ جانتے ہیں کہ اس کلام کی گونج سالہا سال گزرنے کے باوجود ان کے کانوں میں، ان کے سینوں میں آج بھی سنائی دے رہی ہے۔ اُس کی یاد آج بھی دلوں کو گرما دیتی ہے اور اس کے تصور سے آج بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

❁......پس یہ موضوع کہ ’’خلیفہ خدا بناتا ہے‘‘ ایک علمی مضمون ہی نہیں بلکہ عملی مضمون ہے جس کو سمجھ کر ہر مومن کو ایک نئی روح کے ساتھ خداتعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ کی ہر بات پر کان دھرنا ہوگا اور پوری تندہی سے اس پر عمل کرنا ہوگا۔

❁......جب ہم کہتے ہیں ’’خلیفہ خدا بناتا ہے‘‘ تو اس بات میں ہمارے لئے بھی ایک پیغام ہے کہ ہم خداتعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ اس نعمت کی قدر کریں اور ہم ہمیشہ خلیفۂ وقت کے لئے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مقاصد عالیہ میں آپ کو کامیابیاں عطا فرمائے اور ساتھ ہی ہم میں سے ہر ایک حضور اقدس کی خدمت میں دعا کے لئے خطوط لکھے اور آپ سے ذاتی تعلق قائم کرنے کی کوشش کرے۔ اس سے جو برکات جماعت کو حاصل ہوتی ہیں ان کا تصور بھی ہم نہیں کر سکتے۔

❁......حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’اسی طرح انبیاء، خلفاء، لوگوں کے لئے سہارے ہیں۔ وہ دیوار نہیں جنہوں نے الٰہی قرب کی راہوں کو روک رکھا ہے بلکہ وہ سونٹے اور سہارے ہیں جس کی مدد سے کمزور آدمی بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتا ہے‘‘۔(الفضل 11/ ستمبر 1947ء)

آپؓ فرماتے ہیں:

’’وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا کام بھی نہیں کر سکتا جتنا بکری کا بکروٹا کر سکتا ہے‘‘۔(الفضل 20/نومبر 1946ء)

آپؓ فرماتے ہیں:

اللہ جب کسی کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے۔ کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے۔(کتاب ’منصب خلافت‘ صفحہ 65)

آپؓ فرماتے ہیں:

’’تم میرے لئے دعا کرو کہ مجھے تمہارے لئے زیادہ دعا کی توفیق ملے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ہر قسم کی سستی دور کر کے چستی پیدا کرے۔ مَیں جو دعا کروں گا وہ انشاء اللہ فرداً فرداً ہر شخص کی دعا سے زیادہ طاقت رکھے گی‘‘۔

(منصب خلافت صفحہ 65)

❁......حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’اگر کسی احمدی کو منصب خلافت کا احترام نہیں ہے، اس سے سچا پیار نہیں ہے، اس سے عشق اور وارفتگی کا تعلق نہیں ہے...... خلیفۂ وقت کی دعائیں اس کے لئے قبول نہیں کی جائیں گی ......اُس کے لئے قبول کی جائیں گی جو اخلاص کے ساتھ دعا کے لئے لکھتا ہے‘‘۔

(روزنامہ الفضل 27/ جولائی 1982ء)

خلافت حقہ کے
خدا کی طرف سے ہونے کی نشانیاں

اب ہم مضمون کے اس حصہ کے طرف آتے ہیں جس میں یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ آیت استخلاف میں خلافت حقہ کی کیا کیا نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔ اس میں سے دو نشانیوں کے چند پہلو یہاں بیان کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کے لئے ان کے دین کو خلافت کے ذریعہ تمکنت بخشتا ہے اور دین کو مضبوطی عطا کرتا ہے۔

دین کو استحکام اور مضبوطی بخشنے کا کام اسلام کے اوّل دور میں اور پھر دور ثانی میں جس خوش اسلوبی اور شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ درجہ بدرجہ پورا کرتا رہا اور اب بھی کرتا جارہا ہے اس کے لئے محض وقت کی کمی کا عذر ہی کافی نہیں بلکہ اس کی تفصیل بیان کرنا انسان کے بس کی بات نہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قیادت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فراست خود ایک تاریخ ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن جمع کرنے کا جو عظیم کارنامہ کیا وہ خدا کے خلیفہ کے علاوہ اور کون انجام دے سکتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جو علمی کام ہوئے وہ اپنے آپ میں ایک دلیل ہیں۔

پھر اسلام کے اس دور میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی دینی و علمی قابلیت، درس و تدریس اور آپ کی عارفانہ قیادت و عظمت کے اپنے تو کیا بیگانے بھی معترف اور رطب اللسان تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا دور ایسا دور ہے جو احمدیت اور اسلام کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا گیا اور آئندہ بھی لکھا جائے گا۔ یہ وہ سنگ میل ہے جس سے گزرے بغیر احمدیت کی ترقی کی شاہراہ پر قدم بڑھایا نہیں جاسکتا۔ تحریک جدید، وقف جدید کا قیام، تفسیر صغیر، تفسیر کبیر کی تصنیف، مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصاراللہ، لجنہ اماء اللہ و دیگر ذیلی تنظیموں کا قیام یہ سب قدم بقدم لحہ بلمحہ ہمارے ساتھ ہیں اور ہمیں آپ کی یاد دلاتی رہتی ہیں۔ کن کن باتوں کا ذکر کیا جائے اور کن کو چھوڑا جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اپنی تقریر ’’خلافت حقہ اسلامیہ‘‘ میں فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یوں ہے کہ مستقبل کا مورخ جب اسلام کی تاریخ لکھے گا تو وہ مجبور ہوگا کہ وہ میرا ذکر کرے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو وہ تاریخ میں ایسا خلاء چھوڑ جائے گا جس کو پُر کرنے والا اسے کوئی نہیں ملے گا۔ ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے (آمین)۔

استحکام دین کا یہ کام خلافت ثالثہ میں بھی جاری و ساری رہا اور احمدیت کا قافلہ کامیابی کی شاہراہ پر رواں دواں آگے بڑھتا رہا اور مضبوط سے مضبوط ہوتا چلا گیا۔

خلافت رابعہ کے دور میں دین کو جو تمکنت اور کامیابی حاصل ہوئی اس کا کیا ذکر کیا جائے۔ کہاوت ہے کہ ’ہاتھ کنگن کو آرسی کیا‘۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا۔

وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو
ملگجی ہو رہی ہے شام چلو

واقعی بہت ہی کم وقت میں آپ نے وہ کام کر دکھائے جس کو دیکھ کر عقل حیران رہ جاتی ہے۔ آپ کی قیادت میں جماعت احمدیہ نے وہ ترقیات حاصل کیں کہ ان کا مختصر بیان بھی حد امکان سے باہر ہے۔ ہر دن نئی سے نئی کامیابیاں جماعت کے قدم چومتی رہیں۔ آپؒ نے چند سالوں میں جماعت کو تیز گام ہی نہیں، دوڑنے کے قابل بنایا۔ بلندیاں جماعت کی میراث بن گئیں۔

چند دہائیاں قبل جماعت اپنا ریڈیو سٹیشن قائم کرنے کی بات کر رہی تھی۔ آپؒ کے وقت میں چوبیس گھنٹے نشر ہونے والا MTA سیٹلائٹ کی بات ہونے لگی۔ آج MTA کے ذریعہ خلیفۂ وقت جماعت کے ہر فرد کے قریب آچکے ہیں۔ خلیفۂ وقت ان سے براہ راست بات کرتا ہے، ان کی تربیت اور ان کے دین کی تمکنت کے سامان کرتا ہے۔ آج آپ کی آواز ان کے دلوں کی دھڑکن بن چکی ہے۔ آپ کی مسکراہٹ سے مومنوں کے دل کھل اٹھتے ہیں۔ MTA اب جماعت کی عادت بن چکی ہے۔ وہ خلیفۂ وقت سے اس قدر مانوس ہو چکے ہیں کہ کوئی اپنوں سے ایسا مانوس نہیں ہوتا۔

آپؒ نے ایک سو سے زائد زبانوں میں قرآن مجید کے ترجمے شائع کرنے کا عظیم منصوبہ بنایا اور جس میں سے بیشتر ترجمے چھپ کر شائع بھی ہو چکے ہیں۔ یہ سب خلافت رابعہ کے ذریعہ جماعت کو حاصل ہونے والی تمکنت اور دین کے استحکام کا ہی نتیجہ ہیں۔

پھر ایک دن وہ آیا جب ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کروڑوں احمدیوں کے دلوں کو دکھی چھوڑ کر خاموشی سے رخصت ہو گئے اور اپنے پیارے مولا سے جاملے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ وفات سے ایک روز قبل مجلس عرفان میں بیٹے آپؒ بہت خوش اور خوب ہنستے دکھائی دئے۔ شاید اپنے مولیٰ سے ملنے کی خوشی تھی۔ دل مانتا ہی نہیں کہ آپ ہم سے جدا ہوئے ہیں نہیں نہیں۔ وہ ہم سے جدا نہیں ہوئے بلکہ آج بھی ہمارے ساتھ ہیں۔

19/اپریل 2003ء کا دن ہر احمدی پر بہت بھاری تھا۔ ایک ہُو کا عالم تھا۔ ایک سناٹا تھا جو ساری دنیا پر چھایا ہوا تھا۔ کوئی دل اس سانحہ پر یقین کرنے کو تیار نہ تھا۔

پھر جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپؒ کے جنازہ کو کندھا دیا تو یوں لگا کہ سارے احمدیوں کے غم کا بوجھ آپ نے اپنے کندھوں پر اٹھا لیا ہو اور ہمیں تسلی دے رہے ہوں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تُو جاں فدا کر

اور یوں مومنوں کے دلوں پر سکینت نازل ہوئی۔ کچھ ان کے دلوں کی ڈھارس بندھی۔ وَلَیُبَدِّ لَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْ فِھِمْ اَمْنًا میں مذکور خدائی وعدہ پورا ہوا۔

ایسا ہی خلافت حقہ کی دوسری نشانی آیت استخلاف میں یہ بیان کی گئی ہے کہ خداتعالیٰ خلافت کے ذریعہ مومنوں کی خوف کی حالت کو امن میں بدل دیتا ہے۔ نمونہ کے طور پر چند ایک واقعات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

1934ء اور 1935ء کی بات ہے جب احرار نے جماعت کی سخت مخالفت شروع کی ان دنوں سر سکندر حیات خان پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے۔ ان کی کوٹھی پر احراری لیڈر چوہدری افضل حق صاحب سے اپنی ایک گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’چوہدری افضل حق صاحب...... باتوں باتوں میں جوش میں آگئے ...... کہنے لگے اب تو ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ احمدیہ جماعت کو کچل کر رکھ دیں گے۔ مَیں نے مسکراتے ہوئے کہا اگر جماعت احمدیہ کسی انسان کے ہاتھ سے کچلی جاسکتی ہے تو کبھی کی کچلی جا چکی ہوتی۔ اب بھی اگر کوئی انسان اسے کچل سکتا ہے تو یقیناً یہ رہنے کے قابل نہیں‘‘۔

(الموعود صفحہ 173-174۔ ناشر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ)

انہی دنوں میں آپؓ نے فرمایا:

’’تم احرار کے فتنہ سے مت گھبراؤ۔ خدا مجھے اور

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

قائم شدہ 1952
خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ 6214750 6214760
اقصیٰ روڈ 6212515 6215455
پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

خطبہ جمعہ

مجاہدانہ شان سے درویشانہ زندگی گزارنے والے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب (مرحوم) کا ذکرِ خیر۔
مختصراً آپ کی سوانح، خدمات، قربانیوں اور خصائل حمیدہ کا تذکرہ اور اس حوالہ سے احباب جماعت کو نصائح

ہر مخلص احمدی کو چاہے وہ قادیان کے رہنے والے ہیں، ہندوستان کی دوسری جماعتوں کے رہنے والے ہیں یا کہیں بھی رہنے والے ہیں اور ہر عہدیدار کو اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر فرد کو ایسے نمونے قائم کرنے چاہئیں

قادیان میں رہنے والا ہر احمدی اس مقام کو سمجھے جو دیارِ مسیح میں رہنے والے کا ہونا چاہئے۔ جب بزرگ اٹھتے ہیں تو نئی نسل کی ذمہ داریاں بڑھتی ہیں اور جو زندہ قومیں ہیں ان کی نئی نسلیں پھر ان ذمہ داریوں کو باحسن نبھانے کی کوشش بھی کرتی ہیں۔

دنیا کی جماعتوں پر بھی قادیان کا حق ہے کہ اس بستی کے رہنے والوں کے لئے ہر احمدی دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ مسیح کی بستی کا حق ادا کرنے والے پیدا فرماتا رہے۔

(نماز جمعہ کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 4 رمئی 2007ء بمطابق 4 رہجرت 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ جمعہ کو مَیں نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی شدید بیماری کے پیش نظر دعا کی درخواست کی تھی، اس کے بعد مجھے کئی مخلصین کے خط بھی آئے، بڑے درد کے ساتھ لوگوں نے دعائیں کیں لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور دو دن بعد وہ اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ان کی خدمات اور ان کی قربانیوں اور ان کی خوبیوں کو سامنے رکھتے ہوئے کی گئی دعائیں یقیناً اللہ تعالیٰ کے حضور اگلے جہان میں ان کے درجات کی بلندی کا باعث بنیں گی۔ انشاء اللہ۔ مَیں امید رکھتا ہوں کہ ایسے بے نفس قربانی کرنے والے اور ہمہ وقت وقف کی روح سے کام کرنے والے، غریبوں کی مدد کرنے والے، ان کے کام آنے والے، جماعت کی غیرت رکھنے والے اور خلافت کے فدائی سے اللہ تعالیٰ پیار کا سلوک فرمائے گا انشاء اللہ۔ انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں اعلیٰ علیّین میں جگہ عطا فرمائے گا۔ اب بھی لوگوں کے بے شمار تعزیت کے خطوط آ رہے ہیں، افسوس کے لئے لوگ مجھے ملنے بھی آئے، اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔ جو اس دنیا میں آیا اس نے اس دنیا سے جانا بھی ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جو ہمیشہ سے ہے اور جب تک یہ دنیا قائم ہے اسی طرح چلتا رہے گا۔ لیکن خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنی زندگیاں خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور اس کے دین کی خدمت کرتے ہوئے گزارتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا درد رکھتے ہیں اور اس کے لئے عملی نمونے بھی دکھاتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بھی یقیناً ایسے لوگوں میں سے ہی ایک تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔

ان کی وفات پر جیسا کہ مَیں نے کہا لوگوں کے تعزیت کے خطوط بھی آ رہے ہیں اور ان خطوط میں یہ اظہار بھی ہو رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل کی ایک نشانی جو دارالمسیح قادیان میں تھی، اَب نہیں رہی۔ یہ صحیح ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بہت حد تک قادیان کے احمدیوں کے ساتھ خصوصاً اور جماعت ہندوستان کے افراد کے ساتھ عموماً ایسا تعلق رکھا ہوا تھا جس سے لوگوں کو بہت تسلّی ہوتی تھی اور آپ کی بات کا بہت پاس اور لحاظ رکھا کرتے تھے۔

ایک لمبا عرصہ ایسا بھی گزرا جس میں پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کے تعلقات کی وجہ سے براہ راست مرکز سے یا اس جگہ سے جہاں خلیفۂ وقت کی موجودگی تھی، تعلق نہ رہا۔ ایسے دَور بھی آتے رہے جب آج کی طرح ذرائع مواصلات نہیں تھے اور جو تھے وہ منقطع ہو جاتے رہے لیکن درویشان نے جماعت اور خلافت سے محبت اور وفا کے غیر معمولی نمونے دکھائے اور اس بات پر ان کو تسلّی ہوتی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پوتا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا ان کے درمیان موجود ہے اور اس بیٹے نے بھی خلافت سے محبت اور اطاعت نظام اور اطاعت امیر کے نمونے عملاً دکھا کر جماعت کے احباب کو ہر وقت یہ احساس دلایا اور یہ احساس پیدا کرنے کی کوشش کی کہ جماعت اور خلافت ہی سب کچھ ہیں جس سے جڑے رہ کر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں۔

تقریباً 30 سال آپ نے حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹؓ کی امارت کے دور میں نہایت عاجزی اور وفا کے ساتھ ایک عام کارکن کی حیثیت سے اپنے عہد وفا کو نبھایا اور پھر جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے آپ کو 1977ء میں ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی بنایا تو اس اہم ذمہ داری کو بھی خوب خوب نبھایا۔ درویشن بن کر گئے تھے تو درویشی میں زندگی گزاری، یہ خیال نہیں آیا کہ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پوتا ہوں، حالانکہ آپ کے مقام کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر آپ کو فرمایا تھا جبکہ آپ پاکستان اپنی شادی کے سلسلہ میں آئے ہوئے تھے اور شادی کو ابھی چند دن ہی ہوئے تھے، اپنی اہلیہ کو ساتھ لے جانے کے لئے ان کے کاغذات کی تیاری کروا رہے تھے، تو جیسا کہ اس زمانے میں عموماً ہوتا تھا۔ دونوں ملکوں کے تعلقات ذرا ذرا سی بات پر خراب ہو جایا کرتے تھے (اب کچھ عرصہ سے ہی نسبتاً کچھ بہتری آ رہی ہے۔ یہ کھچاوٹ تو ہمیشہ سے رہی ہے۔) تو ایسے ہی ایک موقع پر جب آپ وہیں تھے، شادی کو چند دن ہوئے تھے، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محسوس کیا کہ حالات میں کھچاوٹ پیدا ہو رہی ہے تو آپؓ نے میاں صاحب (اپنے بیٹے) کو کہا کہ بیوی کے کاغذات تو بنتے رہیں گے، اِن کو تم چھوڑو اور فوری طور پر واپس چلے جاؤ کیونکہ اگر تم بھی یہاں رہے تو

تمہارے نہ جانے سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی فرد قادیان میں نہیں رہے گا۔اس لئے فوری طور پر جہاز کی سیٹ بک کرواؤ (کیونکہ آپ اس وقت بائی روڈ بارڈر کراس کر کے نہیں آئے تھے بلکہ حالات ایسے تھے کہ جہاز سے آئے تھے) اور فوراً سیٹ بک کروا کے واپس چلے جاؤ اور اگر جہاز کی سیٹ نہیں بھی ہوتی تو چارٹر جہاز بھی کروانا پڑے تو کرواؤ اور فوراً چلے جاؤ۔لیکن فوری جانا بہر حال ضروری ہے ورنہ لوگوں میں یہ تاثر پیدا ہو جائے گا کہ گویا قادیان خالی ہو گیا کیونکہ اگر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا نمونہ پیش نہ کیا اور قربانی نہ دی تو لوگ پھر کس طرح قربانی دیں گے۔تقریباً انہی الفاظ میں مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے جب میں 2005ء میں قادیان گیا ہوں تو مجھے یہ سارا واقعہ سنایا تھا۔

تو وہ نوجوان جو 21 سال کی عمر میں دیارِ مسیح کی حفاظت کے لئے چھوڑا گیا تھا، جو دنیاوی لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے قادیان کی موروثی جائیداد کا بھی مالک تھا، جس کا باپ خلیفۂ وقت تھا، جس نے اپنے بیٹے کو یہ باور کروایا تھا کہ تمہارا قادیان میں رہنا ہی درویشان قادیان کے حوصلے بلند کرنے کا باعث بنے گا اور تمہاری وہاں موجودگی ضروری ہے۔ان سب باتوں نے میاں صاحب کو اطاعت امیر سے باہر رہنے کے خیال کو دل میں جگہ نہیں لینے دی۔ بلکہ یہ احساس اور شدت سے پیدا ہوا کہ مَیں نے اطاعت امیر کے بھی اعلیٰ نمونے دکھانے ہیں تا کہ ہر درویش مجھے دیکھتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر اطاعت امیر کے نمونے دکھائے۔اور یہ یقیناً اُس اولوالعزم باپ کی نصیحتوں کا اثر تھا جو انہوں نے اپنے بچوں کو کی تھیں اور خاص طور پر شعائر اللہ کی حفاظت کے لئے چھوڑے ہوئے اس درویش بچے کو کی تھی۔جس میں ایک انتہائی اہم نصیحت یہ بھی تھی کہ تم نے یہ خیال اپنے دل میں کبھی نہیں لانا کہ تم ناظر ہو، نوجوانی ہی میں آپ کو نظارت ملی تھی، بلکہ ہمیشہ تمہارے دل میں یہ خیال رہے کہ تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے ہو اور اس کے مطابق اپنی زندگی ڈھالنی ہے اور یہی اپنی اصل حیثیت سمجھنی ہے اور اپنے آپ کو اسی حیثیت سے پیش کرنا ہے۔اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے ہونے کے بعد کیا احساس ابھرنا چاہئے تھا؟ یقیناً یہی کہ تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں اور یقیناً یہ کہ جس مقصد کے دعوے کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا تھا اس کی تکمیل کرنی ہے، چھوٹی چھوٹی باتوں میں اپنا وقت ضائع نہیں کرنا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اور جماعت کا وقار قائم کرنا ہے اور قائم رکھنا ہے۔پس یہ باتیں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے پلّے باندھیں اور عمل کیا اور نبھائیں اور خوب نبھائیں اور قادیان والوں، بھارت کی جماعتوں میں اس کو راسخ کرنے کی کوشش کی۔پس ہر مخلص احمدی کو چاہے وہ قادیان کے رہنے والے ہیں، ہندوستان کی دوسری جماعتوں کے رہنے والے ہیں یا کہیں کے بھی رہنے والے ہیں اور ہر عہدیدار کو اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر فرد کو ایسے نمونے قائم کرنے چاہئیں۔

آپ کی پیدائش کے بارے میں مختصراً بتا دوں کہ آپ حضرت عزیزہ بیگم صاحبہ جو حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب آف جدّہ کی صاحبزادی تھیں، ان کے بطن سے یکم اگست 1927ء کو پیدا ہوئے تھے۔یہاں یہ بھی ذکر کر دوں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پہلے شادی کا ارادہ نہیں تھا، بلکہ کہیں اور ہو گیا تھا۔مگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر یہی تھی کہ حضرت عزیزہ بیگم صاحبہ کی شادی حضرت مصلح موعودؓ سے ہو اور اس کے لئے حضرت اُمّ المومنینؓ کو بھی، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو بھی اور دوسرے لوگوں کو بھی بعض ایسی خوابیں آئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بار بار ایسا اظہار ہوا جس کی وجہ سے یہ شادی ہوئی۔اس کا ذکر حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے جب حضرت مصلح موعودؓ کا نکاح پڑھایا تو اس وقت کیا تھا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی پیدائش کے بارے میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کا ایک رؤیا بھی ہے، وہ بیان کر دیتا ہوں۔یہ مجھے میری خالہ صاحبزادی امتہ النصیر بیگم صاحبہ نے ایک خط میں لکھا۔انہوں نے کوئی پرانا خط تلاش کیا تھا جو ان کی والدہ کو حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے لکھا تھا یعنی ان کی والدہ سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کو جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔صاحبزادی امتہ النصیر صاحبہ نے لکھا کہ میرا خیال ہے کہ میاں وسیم احمد صاحب پر یہ رؤیا پوری ہوتی ہے۔نواب مبارکہ بیگمؓ صاحبہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بڑی بیٹی تھیں، انہوں نے اپنی بھاوج سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کو یہ خط لکھا تھا۔لکھتی ہیں کہ حیرت ہے کہ ادھر آپ کے خط سے عزیزہ دلہن کے حمل کی خبر معلوم ہوئی اور مَیں اس شب کو خواب دیکھ چکی تھی کہ مَیں گویا بھائی صاحب یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو خواب میں یہ خواب بتلا رہی ہوں (خواب میں یہ خواب بتا رہی ہیں) کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے ہاتھ پکڑ کر یہ بشارت دی ہے کہ اغلباً حفیظ اور تمہارے بھائی کے ہاں عزیزہ کے بطن سے بیٹا پیدا ہو گا اور یہ بشارت سن کر بھائی صاحب بہت خوش ہوئے، خواب میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بہت خوش ہوئے اور انہوں نے کہا کہ مَیں نے یہی چاہا تھا کہ عزیزہ سے ہو۔

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک موقع پر آپ کے بارے میں فرمایا کہ مَیں نے اپنا ایک بیٹا اس وادی غیر ذی زرعٍ میں بسا دیا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کام کی توفیق دے۔اب بظاہر تو قادیان کا علاقہ آباد اور سرسبز تھا لیکن قادیان کے درویشوں کی زندگی ابتدا میں نہایت تنگی اور خوف کی حالت میں تھی۔گو کہ مومن مشکلات میں خوف نہیں کھاتا لیکن ارد گرد کی غیر مسلم آبادی نے جو صورتحال پیدا کی ہوئی تھی وہ بڑی فکر انگیز تھی۔رہنے والوں کو بھی فکر تھی کہ جس مقصد کے لئے ہم یہاں چھوڑے گئے ہیں اس کا حق ادا کر سکیں گے یا نہیں اور دنیا کی جماعت کو بھی اور خلیفۂ وقت کو بھی یہ فکر تھی، جس کے لئے وہ دعائیں کرتے ہیں کہ کوئی خوف ان لوگوں کو جو عزم لے کے وہاں بیٹھے ہوئے تھے، اس عہد سے ہٹانے والا نہ ہو، اور وہ جو دیارِ مسیح میں شعائر اللہ کی حفاظت کے لئے بھجوائے گئے ہیں اس کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ان دنوں میں حالات اتنے کشیدہ تھے کہ قادیان میں رہنے والوں کو حکومتی ادارے بھی ہمیشہ شک کی نظر سے دیکھتے رہتے تھے اور پاکستان سے جو بعض ہندو سکھ وغیرہ ہندوستان آنے والے تھے، ان کی بھی دشمنی اس وجہ سے تھی کہ وہ پاکستان میں جو ظلم کا نشانہ بنے تھے یا جو بھی وجوہات تھیں، اس کی وجہ سے سخت مخالفت کی نظر سے ان لوگوں کو دیکھتے تھے اور کوشش یہ ہوتی تھی کہ جب موقع ملے ان کو ختم کر دیں۔ان حالات میں جبکہ باہر سے کھانے پینے کی اشیاء کی آمد بھی بند تھی۔کچھ خوراک کا جو سٹاک رکھا ہوا تھا بس وہی استعمال ہوتا تھا۔باقی کوئی آمد نہیں تھی۔ماحول بھی انتہائی خوفناک تھا۔قادیان کے ان درویشوں کے لئے جن کی تعداد چند سو تھی، یہ وقت واقعی وادی غیر ذی زرع کا نظارہ پیش کر رہا تھا۔

پھر آہستہ آہستہ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم اور درویشوں کی کوششیں اور دعائیں اور خلیفۂ وقت کی دعائیں اور جماعت کی دعائیں اپنا اثر دکھانے لگیں اور ماحول سے تعلقات بھی پیدا ہونے شروع ہوئے، ان کے دل بھی نرم ہونے شروع ہوئے۔اور پھر یہ لوگ، درویشان نسبتاً آزادی کا سانس لینے لگے۔لیکن غربت اور مالی تنگی پھر بھی بڑے عرصہ تک قائم رہی۔اس زمانے میں درویشان کے لئے جماعتی فنڈ سے بہت معمولی سا گزارہ الاؤنس مقرر تھا، اس میں مشکل سے کھانا پینا ہوتا ہو گا لیکن حضرت میاں صاحب کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت تھی کہ گزارہ تو اتنا ہی ملے گا لیکن اُس فنڈ سے نہیں ملے گا جو جماعت کا ہے بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اپنی ذاتی امانت میں سے اُن کو یہ دیا کرتے تھے۔

پھر آہستہ آہستہ حالات بہتر ہوئے تو ان لوگوں کی آمدنیاں بھی شروع ہوئیں، میاں صاحب کی آمد بھی زرعی زمین سے شروع ہوئی۔بہر حال انتہائی تنگی اور ہر وقت دھڑکے کے دن تھے جو ان لوگوں نے، ابتدائی درویشوں نے گزارے اور یہ ان کی غیر معمولی قربانی ہے۔

مَیں سمجھتا ہوں کہ اس بات میں بھی اللہ تعالیٰ کی گہری حکمت تھی کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے اللہ تعالیٰ نے درویشی اور قربانی کا اس شخص کو موقع دیا جس کا ننھیال عرب سے تعلق رکھتا تھا اور اس علاقے کے قریب تھا جہاں اسماعیلی قربانی کی مثال قائم کی گئی۔حضرت نواب مبارکہ بیگمؓ صاحبہ کا جو خواب مَیں نے ابھی سنایا ہے اس سے بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ کہ مَیں نے یہی چاہا کہ عزیزہ سے ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خود آنا اور بشارت دینا، یہ سب باتیں بتاتی ہیں کہ اس بیٹے سے اللہ تعالیٰ نے کوئی غیر معمولی کام لینا تھا اور وہ کام قربانی کا تھا۔اللہ تعالیٰ ان کی قربانی قبول فرمائے۔

اس قربانی کی حضرت مرزا وسیم احمد صاحب میں کتنی تڑپ تھی اس کا اندازہ اُن کی اس بات سے ہوتا ہے کہ مَیں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے یہیں رہنے دے۔کیونکہ پہلے یہ اصول تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اولاد اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے افراد باری باری قادیان آ کر رہیں اور چند مہینے رہا کریں تا کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی موجود رہے۔لیکن پھر حالات ایسے ہوئے کہ یہ آنا جانا بند ہو گیا اور یہ فیصلہ ہوا کہ جو پاکستان میں ہیں وہ پاکستان میں رہیں گے، جو قادیان میں رہ گئے وہ بس وہیں رہ سکتے ہیں اور مزید کوئی نہیں آئے گا۔

تو اپنی اس خواہش کا ذکر کرتے ہوئے میاں وسیم احمد صاحب نے ایک دفعہ بتایا کہ میری یہ دلی خواہش اور دعا تھی کہ مَیں قادیان میں ہی رہ کر خدمت بجا لاؤں۔چنانچہ اس کے لئے ایک دن مَیں نے اپنا جائے نماز لیا اور قصر خلافت قادیان کے بڑے کمرے میں چلا گیا اور وہاں جا کر مَیں نے نفل شروع کر دیئے اور جیسا کہ بتایا جاتا ہے کہ دعا قبول ہونی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے سامان پیدا کرتا ہے، مجھے اتنی الحاح کے ساتھ دعا کا موقع ملا کہ لگتا تھا کہ خدا تعالیٰ اس کو قبول فرما لے گا اور مَیں نے دعا کی اور خدا تعالیٰ سے کہا کہ مَیں نے قادیان سے نہیں جانا تُو کوئی ایسے سامان کر دے اور پھر کہتے ہیں کہ قادیان کے غیر مسلموں نے حکومت کو شکایت کی کہ یہ قافلے یہاں آتے جاتے رہتے ہیں۔یہاں آتے ہیں تو یہاں کے وفادار بن جاتے ہیں، اور پاکستان جاتے ہیں تو پاکستان کے یہ لوگ وفادار بن جاتے ہیں۔یہ لوگ یہی کہتے ہیں اس لئے اس سلسلے

کو بند کیا جانا چاہئے۔ چنانچہ ان کی شکایت پر حکومت نے یہ پابندی لگا دی کہ کوئی آ جا نہیں سکتا اور اس طرح میاں صاحب پھر مستقل قادیان کے ہوگئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے وہاں رہنے کا انتظام کر دیا۔

اب کچھ اور قربانیوں کا ذکر ہے۔ وہاں کے حالات میں کس طرح رہے اور جب بھی موقعے آئے اللہ تعالیٰ نے کیسے ان کو صبر اور حوصلے سے تکلیفیں برداشت کرنے کی توفیق دی۔ مثلاً 1952ء میں جب حضرت ام المومنین نصرت جہاں بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ہوئی تو حالات کی مجبوری کی وجہ سے آپ پاکستان نہیں جا سکتے تھے اور یہ صدمہ آپ نے ہندوستان میں تنہائی میں ہی برداشت کیا۔ میرا خیال ہے ان دنوں آپ تعلیم کے سلسلے میں لکھنؤ میں تھے۔ کچھ عرصہ کے لئے تفسیر کا علم حاصل کرنے کے لئے حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو لکھنؤ بھجوایا تھا اور وہیں آپ نے حکمت بھی پڑھی تھی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے اس مجاہد درویش بیٹے سے ان کی قربانی کی وجہ سے بہت تعلق تھا اور یہ جو مَیں نے واقعہ بیان کیا ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو، جب آپ شادی کی غرض سے پاکستان آئے ہوئے تھے، بعض وجوہات کی وجہ سے یہ کہا کہ فوری واپس چلے جاؤ، تو اُس وقت جب ان کو جہاز کی سیٹ مل گئی لیکن جہاز نے دو دن بعد روانہ ہونا تھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو جب پتہ لگا تو آپ خود بھی لاہور تشریف لے آئے۔ یہ نہیں کہا کہ دو دن رہتے ہیں تو ربوہ آ جاؤ بلکہ میاں صاحب کو کہا وہیں ٹھہرو، مَیں آ رہا ہوں اور خود لاہور تشریف لائے، مختلف ہدایات اور نصائح فرمائیں، دعائیں دیں اور اپنے سامنے ان کو رخصت کیا۔ آپ یہ دعائیں کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو خیریت سے قادیان پہنچائے اور ان کو موقع ملے کہ دیارِ مسیح کی حفاظت کی ذمہ داری کو نبھا سکیں۔

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے بعد میں میاں صاحب کو بتایا، میاں صاحب نے اس کا خود ہی ذکر کیا ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب والٹن ائرپورٹ (اس زمانے میں لاہور میں والٹن ائرپورٹ ہوتا تھا) میں جہاز پر چڑھانے کے لئے آئے تو جب تک جہاز نظروں سے اوجھل نہیں ہو گیا مسلسل جہاز کو دیکھتے رہے اور دعائیں کرتے رہے۔

پھر حضرت مصلح موعودؓ کے اس تعلق کو حضرت بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بیان کرتی ہیں کہ جب کاغذات مکمل ہو گئے اور شادی کے ایک سال کے بعد میں قادیان جانے لگی تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاص طور پر مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ اُمّ ناصر کے مکان میں رہنا جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کثرت سے قدم پڑے ہیں اور اس کے صحن میں حضور نے درس بھی دیا ہوا ہے (غالباً حضرت مصلح موعودؓ کا درس ہی مراد ہوگا، واضح نہیں ہے)

حضرت میاں وسیم احمد صاحب کی خدمات صدر انجمن کی جائیدادوں کو واگزار کرانے کے لئے بھی بڑی نمایاں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کا ہونے کی وجہ سے، آپ کا پوتا ہونے کی وجہ سے، حکومت نے اس بات کو بھی کنسیڈر (Consider) کیا اور انجمن کی جائیداد واپس ملی ورنہ کئی بہانے ہو سکتے تھے۔ اِس کے لئے آپ نے بڑے بڑے افسران سے رابطے کئے، بلکہ اس زمانے میں وزیراعظم ہندوستان جواہر لعل نہرو تک سے رابطے کئے اور اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا، اس کے مثبت نتائج نکلے۔

1963ء میں آپ کی والدہ محترمہ سیدہ عزیزہ بیگم صاحبہ کی وفات ہوئی اور بڑی مشکل سے آپ کو پاکستان آنے کی اجازت ملی اور آپ تدفین کے وقت پہنچ سکے۔

پھر 1965ء میں پاکستان بھارت کی جو جنگ ہوئی اس میں رابطے بالکل ختم ہو گئے تھے، ڈاک اور ٹیلیفون وغیرہ کے انڈیا اور قادیان سے سب رابطے ختم تھے اور یہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بیماری کی اطلاع بھی ریڈیو پاکستان کی خبروں سے پتہ لگی تھی اور پھر وفات کی اطلاع بھی ریڈیو پاکستان سے ہوئی۔ پھر انہوں نے جماعت سے رابطے کئے اور پھر سری لنکا سے کنفرمیشن ہو گئی۔ تو بہرحال حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے وقت بھی یہ قادیان میں تھے۔

اس کے بارہ میں لکھنے والے لکھتے ہیں کہ جب حضرت مصلح موعود کی وفات ہوئی تو انہوں نے تمام درویشان کو مسجد مبارک قادیان میں اکٹھا کیا اور وہاں تقریر کی اور درویشان قادیان کو شدید صدمہ کے وقت صبر اور دعاؤں کی تلقین کی اور پھر فرمایا کہ میری ہمیشہ یہ دعا اور تڑپ رہی ہے کہ اے خدا جب بھی حضرت "ابّا جان یعنی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آخری وقت آئے تو مَیں ان کے پاس موجود رہوں۔ مگر ایسے حالات میں حضور کی وفات ہوئی ہے کہ میرا جانا ممکن نہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سمجھایا کہ قادیان اور ہندوستان کے سارے احمدی افراد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بچوں کی طرح ہی ہیں سب کو جدائی کا یکساں صدمہ پہنچا ہے تم بھی ان کے ساتھ جدائی کا ویسا ہی صدمہ برداشت کرو جیسا کہ وہ کر رہے ہیں اور تمہارا قادیان رہنا ان کے لئے موجب ڈھارس اور تسلی ہوگا۔

پھر 1971ء میں دونوں ملکوں کے حالات خراب ہوئے اور بعض افسران نے قادیان کی احمدی آبادی کو زبردستی قادیان سے نکالنے کی کوشش کی اور چھوٹے افسران نے حکم جاری کیا کہ یہ نکل جائیں اور بہانہ یہ کیا کہ ہم آپ کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں، قادیان میں رہ کر ہم حفاظت نہیں کر سکتے۔ اس لئے محلّہ احمدیہ اور دارالمسیح سب چیزیں خالی کرو تاکہ ایک جگہ ہم تم لوگوں کو جمع کر دیں اور وہاں تمہاری حفاظت کر سکیں۔ اصل میں تو حفاظت مقصد نہیں تھا۔ میرا خیال ہے شک کی نظر سے دیکھا جا رہا تھا، بلکہ خیال کیا، بڑا واضح ہے کہ ان لوگوں کو شک کی نظر سے دیکھا جا رہا تھا۔ تو اس موقع پر بھی حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے قادیان کے تمام احمدی احباب کو مسجد مبارک میں جمع کیا اور ایک بڑی پرسوز تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ہمارا دائمی مرکز ہے ہم اس کو قطعاً نہیں چھوڑیں گے۔ اُن کی نیت تو یہ تھی کہ اس طرح یہ خالی کریں گے اس کے بعد ہم جگہوں پر قبضہ کر لیں گے۔ اس تقریر میں آپ نے کہا کہ یہ ہمارا دائمی مرکز ہے اس کو ہم قطعاً نہیں چھوڑیں گے آج کی ایک رات ہمارے پاس ہے، اپنی دعاؤں کے ذریعہ عرش الٰہی کو ہلا دیں۔ اگر حکومت کا ہمارے بارے میں یہی قطعی فیصلہ ہے تو یاد رکھو ایک بچہ بھی خود سے قادیان سے باہر نہ جائے گا۔ ہم اپنی جانیں قربان کر دیں گے لیکن مقامات مقدسہ اور قادیان سے باہر نہیں نکلیں گے۔ نیز فرمایا کہ آپ یاد رکھیں کہ مَیں بھی یہاں سے خود باہر نہیں جاؤں گا اگر حکومت کے کارندے مجھے گھسیٹتے ہوئے باہر لے جائیں تو لے جائیں لیکن اپنے پیروں سے چل کر نہ جاؤں گا۔ آپ میں سے ہر درویش اور درویش کے بچے کی یہی پوزیشن ہونی چاہئے۔ ہوسکتا ہے کہ مجھے لے جائیں اور یہ کہیں کہ ہم تمہارے میاں صاحب کو لے گئے ہیں اس لئے تم بھی چلو۔ وہ مجھے لے جاتے ہیں تو لے جائیں۔ آپ نہیں جائیں گے اور ہر فرد جماعت کے منہ سے بس یہی آواز نکلنی چاہئے کہ ہم قادیان کو نہیں چھوڑیں گے۔ تو لکھنے والے کہتے ہیں کہ اس رات قادیان کے بچے بچے کی یہ حالت تھی کہ ہر شخص اس رات جس طرح خدا تعالیٰ سے آدمی لپٹ جاتا ہے، لپٹا ہوا تھا۔ مسجد مبارک کا گوشہ گوشہ اور مسجد اقصیٰ کا کونہ کونہ، بہشتی مقبرے میں ہر جگہ دعائیں ہو رہی تھیں اور کہتے ہیں ہر گھر کی دیواریں اس بات کی گواہ ہیں کہ درویشوں کے دلوں سے یہ نکلی ہوئی آہیں اور چیخیں آستانہ الٰہی پر دستک دینے لگیں۔ اُن کی سجدہ گاہیں تر ہو گئیں، اُن کی جبینیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکی رہیں۔ سینکڑوں ہاتھ خدا تعالیٰ کے حضور اٹھے رہے اور رات اور دن انہوں نے اسی طرح گزار دیا اور آخر اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو قبولیت کا درجہ دیا اور اگلے دن پھر کچھ وفود ملنے گئے، فوجی افسران خود قادیان آئے اور مقامات مقدسہ کا معائنہ کیا، احمدیہ محلّہ کا معائنہ کیا اور پھر D.C صاحب وغیرہ کی سفارش پر یہ فیصلہ منسوخ ہو گیا۔

آپ کی دعاؤں کے بارے میں وہاں رہنے والے ہمارے ایک مبلغ نے مجھے لکھا کہ مجھے کچھ عرصہ دارالمسیح میں رہنے کا موقع ملا تو مَیں نے اکثر دیکھا کہ میاں وسیم احمد صاحب رات کو بیت الدعا میں یا اور جگہوں پر جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعائیں کرتے رہے ہیں وہاں دعاؤں میں مشغول ہیں۔

1977ء میں جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے آپ کو امیر مقامی اور ناظر اعلیٰ مقرر کیا۔ آپ نے اس لحاظ سے انتظامی خدمات بھی انجام دیں۔

1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات ہوئی تو اس موقع پر بھی آپ ربوہ نہیں جا سکتے تھے۔ آپ کی دو بڑی بیٹیوں کی تو شادیاں ہو چکی تھیں۔ چھوٹی بیٹی اور بیٹا شاید آپ کے ساتھ تھے تو آپ کی بیٹی امۃ الرؤف کا بیان ہے کہ ابّا کو خلافت سے بے انتہا عشق تھا اور حضور کی وفات کے اگلے روز ایک خط لے کر امّی کے اور میرے پاس لائے کہ اس کو پڑھ لو اور اس پر دستخط کر دو۔ یعنی اپنی اہلیہ اور اپنی بیٹی کے پاس لائے کہ دستخط کر دو۔ اس میں بغیر نام کے خلیفۃ المسیح الرابع کی بیعت کرنے کے متعلق لکھا تھا۔ خلیفۃ المسیح الرابع لکھ کر بیعت تھی کہ یہ مَیں ابھی بھجوا رہا ہوں تو یہ بیٹی کہتی ہیں کہ مَیں نے اس پر کہا کہ ابّا ابھی تو خلافت کا انتخاب بھی نہیں ہوا، ہمیں پتہ نہیں کہ کون خلیفہ بنے گا۔ تو کہتے ہیں کہ مَیں نے خلیفہ کا چہرہ دیکھ کر بیعت نہیں کرنی بلکہ مَیں نے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت کی بیعت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو بھی خلیفہ بنائے اس کی مَیں نے بیعت کرنی ہے۔ اس لئے مَیں نے یہ خط لکھ دیا ہے اور مَیں اس کو روانہ کر رہا ہوں تاکہ خلافت کا انتخاب ہو تو میری بیعت کا خط وہاں پہنچ چکا ہو۔ تو یہ تھا خلافت سے عشق اور

First Minute Reiseburo

خوشخبری۔ پاکستان، انڈیا، انگلینڈ، USA، کینیڈا اور جماعتی فنکشن پر جانے والوں کے لئے خصوصی رعایت۔
دنیا بھر میں کہیں بھی بذریعہ ہوائی جہاز یا بحری جہاز سفر کرنے کے لئے جرمنی بھر میں اب آپ گھر بیٹھے چند لمحوں میں ٹیلی فون، SMS اور ای میل کے ذریعہ OK ٹکٹ حاصل کریں۔ مزید معلومات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

Liaqat Ali Shamsi & Afzal

Tel: 0611-4504569 Fax: 0611-4504573 Mob: 0170-6565946
E-mail: jmafzal@gmail.com Web: www.f-tur.de
Address: First Minute Reiseburo, Rheinstr.17,
65185 Wiesbaden (Germany)

محبت اور اس کا عرفان۔ اللہ کرے ہر ایک کو حاصل ہو۔

مخالفین کی طرف سے آپ پر بعض جھوٹے مقدمے بھی بنائے گئے۔ بعض اپنوں نے بھی آپ کو بعض پریشانیوں میں مبتلا کیا لیکن بڑے حوصلے اور صبر سے آپ نے ہر چیز برداشت کی۔ بلکہ ان مخالفین میں سے سنا ہے، اب ان کی وفات پر تعزیت کے لئے بھی لوگ آئے ہوئے تھے۔

جشن تشکر کے وقت آپ نے سارے بھارت کا دورہ کیا، جماعتوں کو آرگنائز کیا، ان کو بتایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا دورہ ہوا۔ اس وقت آپ نے ساری انتظامی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ پھر جب 2005ء میں میرا دورہ ہوا ہے اس وقت آپ کی طبیعت بھی کافی خراب تھی، کمزوری ہو جاتی تھی، بڑی شدید انفیکشن ہوگئی۔ جلسہ پہ پہلے اجلاس کی انہوں نے صدارت کرنی تھی اور بیمار تھے، بخار بھی تھا لیکن چونکہ میرے سے منظوری ہو چکی تھی، تو اتفاق سے جب مَیں نے گھر آ کے ایم ٹی اے دیکھا تو صدارت کر رہے تھے، مَیں نے پیغام بھجوایا کہ آپ بیمار ہیں چھوڑ کے آ جائیں۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ مجھے بخار ہے، مَیں بیمار ہوں، بیٹھ بھی نہیں سکتا۔ سخت کمزوری کی حالت تھی لیکن اس لئے کہ اجلاس کی صدارت کے لئے میری خلیفہ وقت سے منظوری ہو چکی ہے، اس لئے کرنی ہے۔ خیر اس پیغام کے بعد وہ اٹھ کر آ گئے۔ اس حالت میں ہی نہیں تھے کہ بیٹھ سکتے۔ تو انتہائی وفا سے اپنی ذمہ داریاں نبھانے والے تھے اور پھر مَیں نے دیکھا کہ جہاں ہماری رہائش تھی، وہاں گھر میں بعض چھوٹے چھوٹے کام ہونے والے تھے تو مستریوں کو لا کر کھڑے ہو کر اپنی نگرانی میں کام کرواتے تھے، حالانکہ اُس وقت ان کو کمزوری کافی تھی۔ خلافت سے عشق کی مَیں نے کچھ باتیں بتائی ہیں، کچھ آگے بتاؤں گا۔ پھر ان میں توکّل بڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے بڑا محبت کا تعلق تھا، توکّل تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت عشق تھا اور وہی عشق آگے خلافت سے چل رہا تھا اور خلافت سے عقیدت اور اطاعت بہت زیادہ تھی۔ پھر لوگوں سے بے لوث محبت تھی۔ خدمت کا جذبہ تھا۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بے انتہا احترام کیا کرتے تھے، درویشان سے آپ کو بڑی محبت تھی۔ بلکہ ایک دفعہ کسی نے درویشان کے متعلق بعض ایسے الفاظ کہے جو آپ کو پسند نہیں آئے تو اس پر آپ نے بڑی ناپسندیدگی کا اور ناراضگی کا اظہار کیا۔ حالانکہ طبیعت ان کی ایسی تھی کہ لگتا نہیں تھا کہ کبھی ناراضگی کا اظہار کر سکیں گے۔ لیکن درویشان کی غیرت ایسی تھی کہ اس کو برداشت نہیں کر سکے۔

مہمان نوازی آپ کا بڑا خاصہ تھی۔ رات کے وقت آپ کو کوئی ملنے آ جاتا تو بڑی خوشی اور خندہ پیشانی سے ملتے۔ آپ کی بیگم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ عیدین کے موقع پر مجھے خاص طور پر بیواؤں سے ملنے اور انہیں تحفہ پیش کرنے کے لئے بھجواتے تھے۔ اگر کوئی عورت، مرد بیمار ہو جاتا تو اس کی عیادت کے لئے جاتے اور اگر کوئی زیادہ بیمار ہوتا تو اس کو امرتسر ہسپتال بھجوانے کا انتظام کرتے تھے۔ انہوں نے درویشوں کو بالکل بچوں کی طرح پالا ہے۔ مہمان نوازی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ ہم تین مہینے باہر رہ کر آئے اور گھر آئے ہیں تو کوئی مہمان آ گیا۔ تو انہوں نے کہا مہمان آیا ہے کچھ کھانے پینے کو بھجواؤ تو مَیں نے کہا ابھی تو ہم اترے ہیں۔ پتہ نہیں گھر میں کوئی چیز ہے بھی کہ نہیں، کیا بھیجوں؟ تو میاں صاحب نے کہا اس قسم کے جواب نہیں دینے چاہئیں۔ تلاش کرو، کچھ نہ کچھ مل جائے گا، خیر بسکٹوں کا ایک ڈبہ مل گیا، وہ بھجوایا۔ تو ذرا ذرا سی بات کا خیال رکھنے والے تھے۔

غیروں سے تعلقات کے پہلے تو یہ حالات تھے پھر یہ تعلقات بھی اتنے وسیع ہوئے کہ ہر کوئی گرویدہ تھا۔ اب جب مَیں 2005ء میں دورے پر گیا ہوں، ہوشیار پور بھی ہم گئے ہیں۔ وہاں رہنے والی بعض اہم شخصیتوں نے آپ کی وجہ سے مجھے بھی اپنے گھروں میں بلوایا اور بڑا محبت کا اظہار کیا۔ سکھوں میں سے، ہندوؤں میں سے، جو بھی غیر ملتے تھے آپ کی بڑی تعریف کیا کرتے تھے اور آپ کے اخلاق کے معترف تھے۔ اب بھی آپ کی وفات پہ بہت سارے پڑھے لکھے سکھ، ہندو آئے۔ ممبر آف پارلیمنٹ، کاروباری لوگ، وکلاء، غریب آدمی، بلکہ ایک اسمبلی کے سابق سپیکر بھی آئے، سب کی آوازیں مَیں ویڈیو میں سن رہا تھا۔ انتہائی تعریف کر رہے تھے کہ ایسا شخص ہے جنہوں نے مذہب سے بالا ہو کر ہمارے سے تعلق رکھا اور ہمیں بھی یہی سکھایا کہ انسانیت کے ناطوں کو مضبوط کرنا چاہئے، انسانیت کے رشتوں کو مضبوط کرنا چاہئے۔ ہر ایک ان کا گرویدہ تھا۔ بے شمار چھوٹے چھوٹے واقعات ہیں جو لوگوں نے مجھے تعزیت کے خطوط میں لکھے ہیں۔ مَیں ان کا ذکر کروں تو بہت لمبا قصہ ہو جائے گا۔

پھر حضرت میاں صاحب کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ بڑے نپے تلے انداز میں، بڑے سوچ سمجھ کے بات کیا کرتے تھے، کہیں کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جو جماعتی روایات سے ہٹ کر ہو۔ کہیں کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت ﷺ کے مقام کو نہ سمجھتے ہوئے ہو، کہیں کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جس سے بڑائی کی بُو آتی ہو، جس میں درویشانہ عاجزی کا فقدان ہو اور پھر اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو میری بات دور کر دے۔

ایک دفعہ کینیڈا میں کسی نے آپ سے درویشوں کی قربانیوں اور حفاظت مرکز کے کام کو سراہتے ہوئے آپ کی بڑی تعریف کی۔ تو آپ نے فرمایا کہ دیکھو امر واقعہ یہ ہے کہ ہم درویشوں نے قادیان کی حفاظت نہیں کی بلکہ قادیان کے مقامات مقدسہ اور وہاں کی جانے والی دعاؤں نے نہ صرف قادیان کی بلکہ اس کے رہنے والوں کی بھی حفاظت کی ہے۔

تو یہ ہے ایک مومن کی سوچ اور ادراک کہ جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہوتا ہے۔ اس کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ نے دعا کے مواقع مہیا فرمائے اور اپنے پیارے مسیح کی مقدس بستی کو ہر شر سے محض اپنے فضل سے بچایا۔ ہماری دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے مقامات مقدسہ کے ساتھ ہماری بھی حفاظت فرمائی۔ کسی نے ایک تعزیت کا خط لکھا اس میں یہ فقرہ مجھے بڑا اچھا لگا، آپ کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ نے مجاہدانہ شان سے درویشانہ زندگی گزاری اور حقیقت یہی ہے۔

پھر مالی تحریکات میں بھی حسب استطاعت خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ہر تحریک جو خلیفہ وقت کی طرف سے ہوتی تھی پہلے خود حصہ لیتے، پھر جماعت کو توجہ دلاتے تھے۔ ابھی وفات سے چند دن پہلے مجھے لکھا کہ مَیں نے خلافت جوبلی کے لئے ایک لاکھ روپے کا وعدہ کیا تھا اور میرے ذہن سے اتر گیا کہ اس کی ادائیگی کرنی ہے۔ بڑا معذرت خواہانہ خط تھا اور لکھا کہ الحمدللہ مجھے وقت پہ یاد آ گیا اور مَیں نے آج اس کی ادائیگی کر دی ہے اور یہ بھی حساب وفات سے چند دن پہلے صاف کر کے گئے۔ وصیت کا حساب ساتھ ساتھ صاف ہوتا تھا۔ زندگی میں جائیداد کا حساب بھی اپنی زندگی میں صاف کر دیا۔ اور 1/9 کی وصیت تھی۔ درویشوں کی خودداری کا واقعہ تو مَیں بیان کر چکا ہوں۔

خلافت سے تعلق کے بارہ میں دوبارہ بتاتا ہوں۔ کوئی حکم جاتا تھا، کوئی ہدایت جاتی تھی تو من وعن انہی الفاظ میں اس کی فوری تعمیل ہوتی تھی۔ یہ نہیں ہوتا تھا، جس طرح بعضوں کو عادت ہوتی ہے کہ اگر کوئی فقرہ زیادہ واضح نہیں ہے تو اس کی توجیہات نکالنا شروع کر دیں گے۔ جس کے دو مطلب نکلتے ہوں تو اپنی مرضی کا مطلب نکال لیں۔ بلکہ فوری سمجھتے تھے کہ خلیفۂ وقت کا منشاء کیا ہے۔

جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا ہے باوجود بیماری کے خلیفۂ وقت کی طرف سے آمدہ ہدایت پر اگر ضرورت ہوتی تو خود جا کے تعمیل کرواتے۔ گزشتہ دنوں ڈیڑھ سال پہلے جو زلزلہ آیا، اس کی وجہ سے مسجد اقصیٰ کو بھی کافی نقصان پہنچا تھا۔ تو مسجد کی مرمتیں ہو رہی تھیں۔ یہاں سے انجینئر جاتے رہے ہیں۔ وہاں کی زمین کی ٹسٹنگ (Testing) کے لئے کہ مزید کیا جائزہ لینا ہے، کھدائی کر کے دیکھنی تھی۔ یہ کام میاں صاحب کے بغیر بھی ہو سکتا تھا۔ لیکن خود وہاں موقع پر پہنچے اور اپنی نگرانی میں یہ کروایا اور جو انجینئر یہاں سے گئے، بڑا ہنس کے پھر ان انجینئر صاحب کو میرے متعلق کہا کہ انہیں یہ بتا دینا کہ مَیں وہاں موجود تھا۔ یہ بتا

ROSS SOLMON & CO

SOLICITORS

We are a team of Solicitors and Advocates, experienced in Criminal, Civil & Family litigation in all higher courts of England & Wales.

Our Solicitors deal in following areas:

Family: Divorce, Children and Financial settlement;

Property: Commercial & Residential Conveyancing, Leases;

Injunctions: Permanent & Interim injunctions;

Employment: Advice on all aspects of employment matters including litigation in Employment Tribunal and all higher courts;

Criminal: 24 hours Police Station, Magistrate Court and Crown Court representations. All sorts of appeals.

Civil: Possession Orders and miscellaneous litigation matters before County Courts and High Court.

Immigration: Work Permits, HSMP, all sorts of visas and appeals.

Tel: **07725813979; 07804817920; 02031861067**
17 High Street, Sutton, SM1 1DF.
We are situated at less than a minute walk from Sutton British Rail station.

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

دینا کہ مجھ سے چلا نہیں جاتا تھا لیکن اس کے باوجود مَیں یہاں آ کے کھڑا ہو گیا۔ یہ نہیں کہ کوئی اظہار تھا کہ دیکھو مَیں بیماری کے باوجود یہاں آ گیا ہوں۔ احسان کے رنگ میں نہیں بلکہ اس لئے کہ خلیفۂ وقت کی دعائیں میرے ساتھ ہو جائیں گی ۔تو یہ تھا ان کا خلافت سے تعلق۔

گزشتہ دنوں چند ماہ پہلے باوجود بیماری کے کشمیر کا بڑا تفصیلی دورہ کیا اور ہر جگہ خلافت سے تعلق کے بارے میں لوگوں کو تلقین کی۔

پھر یہ ہے کہ لوگ آپ کو دعا کے لئے جو خطوط لکھتے تھے، آپ کے نام سے خطوط لکھے جاتے تھے لیکن اگر یہ سمجھتے تھے کہ ایسے خطوط خلیفہ وقت کے پاس جانے چاہئیں تو یہاں بھجوا دیا کرتے تھے تا کہ ان لوگوں کے لئے دعا ہو جائے اور یہاں سے بھی جواب چلا جائے۔ مجھے انہوں نے لکھا کہ پچھلے دنوں میں بیماری کچھ زیادہ ہو گئی تھی، ہ صحیح کام نہیں ہو رہا اس لئے کچھ عرصہ کے لئے کسی کو مقرر کر دیں، ایک ذمہ داری سپرد کر دیں۔ اس پر مَیں نے ان کو لکھا تھا کہ کسی کے سپرد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بعض کام ہیں جس سے چاہے لے لیا کریں، ناظر اعلیٰ آپ ہی رہیں گے۔ اب میرا خیال ہے کہ اس کے بعد اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر بھی یہ کام کرتے رہے ہیں اور ایک معاملے کی رپورٹ ابھی چند دن پہلے مجھے ان کی وفات کے بعد آئی، اس پر ان کے دستخط تھے اور 25/اپریل کی تاریخ تھی۔ یعنی اس وقت بھی جس دن یہ ہسپتال داخل ہوئے ہیں اور شدید انفیکشن تھی، بخار 05-104 تک پہنچا ہوا تھا۔ لیکن وہ ساری رپورٹ دیکھی اور اس پر دستخط کئے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرزند اور آپؓ کی نشانی کے درجات بلند فرمائے جس نے اپنے درویشی کے عہد کو نبھایا اور خوب نبھایا۔ قدرتی طور پر ان کی وفات کے ساتھ مجھے فکرمندی بھی ہوئی کہ ایک کام کرنے والا بزرگ ہم سے جدا ہو گیا۔ وہ صرف میرے ماموں نہیں تھے بلکہ میرے دست راست تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں میرا سلطان نصیر بنایا ہوا تھا۔ تو فکرمندی تو بہرحال ہوئی لیکن پھر اللہ تعالیٰ کے سلوک اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو دیکھ کر تسلّی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ کی طرح اپنے فضل سے یہ خلا بھی پُر فرمائے گا اور انشاء اللہ پہلے سے بڑھ کر قربانی کرنے والے سلطان نصیر عطا فرمائے گا اور فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ درویشوں کی اولادوں کو اور قادیان کے رہنے والے ہر فرد کو ان قربانی کرنے والے درویشوں کی یادیں زندہ رکھنے کی توفیق دے اور اس وقت جو چند ایک درویشان ان کے پاس رہ گئے ہیں، ان کی خدمت کی بھی ان کو توفیق دے۔ قادیان میں رہنے والا ہر احمدی اس مقام کو سمجھے جو دیار مسیح میں رہنے والے کا ہونا چاہئے۔ جب بزرگ اٹھتے ہیں تو نئی نسل کی ذمہ داریاں بڑھتی ہیں اور جو زندہ قومیں ہیں ان کی نئی نسلیں پھر ان کی ذمہ داریوں کو باحسن نبھانے کی کوشش بھی کرتی ہیں۔

پس مَیں امید رکھتا ہوں کہ قادیان کے رہنے والے سب واقفین زندگی اور عہدیداران پہلے سے بڑھ کر پیار محبت اور بھائی چارہ کا ایک دوسرے سے سلوک کریں گے اور یہ سلوک کرتے ہوئے نیکی اور تقویٰ میں ترقی کریں گے۔ قادیان کا رہنے والا ہر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانی اولاد ہونے کے ناطے اس کا حق ادا کرے گا اور جس طرح ہمارے یہ بزرگ اُن جگہوں پر سجدہ ریز ہوئے جہاں مسیح الزمان نے سجدے کئے اور اُن جگہوں کو اپنی دعاؤں سے پر کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے ان جگہوں میں جماعت کی ترقی کے وعدے فرمائے تو یہ لوگ (نئی نسل) جو وہاں رہنے والے ہیں یہ بھی ان جگہوں پہ جائیں گے اور پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوں گے، دعائیں کریں گے اور اس کا فضل حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور مجھے ان فکروں سے آزاد کریں گے کہ قادیان میں نیکی اور تقویٰ پر چلنے والے اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے والوں کی کمی ہو رہی ہے۔ بلکہ یہی خوشی کی خبریں پہنچیں گی کہ تقویٰ میں ترقی کرنے والے بڑھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی توفیق دے۔

دنیا کی جماعتوں پر بھی قادیان کا حق ہے کہ اس بستی کے رہنے والوں کے لئے ہر احمدی دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ مسیح کی بستی کا حق ادا کرنے والے پیدا فرماتا رہے۔ حضرت میاں صاحب کی بیگم صاحبہ کیلئے بھی دعا کریں۔ وہ بھی بیمار رہتی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہمت اور حوصلہ دے اور یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ یہ بھی بڑی بابرکت وجود ہیں۔ انہوں نے جماعت کی خواتین کو، عورتوں کو اکٹھا کرنے میں، Organize کرنے میں، ان سے ہمدردیاں کرنے میں بڑا کردار ادا کیا ہے اور کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت سلامتی والی زندگی عطا فرمائے۔ ان کے بچوں کو بھی اپنے بزرگ والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ گوکہ ان میں سے کوئی بھی قادیان میں نہیں ہے۔ بچیاں شادی ہو کے پاکستان چلی گئیں، اب وہ پاکستانی شہریت رکھتی ہیں، بیٹا اُن کا امریکہ میں ہوتا ہے لیکن جہاں بھی ہیں اپنے عظیم باپ کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں اور ان خصوصیات کے حامل بننے کی کوشش کریں جو ان کے باپ میں تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ میں فرمایا: جیسا کہ مَیں نے کہا تھا بعض غیر بھی بلکہ بڑی کثرت سے غیر آ کے حضرت میاں صاحب کا افسوس کر رہے ہیں۔ تو قادیان کی انتظامیہ میرا یہ خطبہ سن رہی ہے، میری طرف سے ان سب کا شکریہ ادا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

(نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی)

بقیہ: mta-3 العربیہ کی تقریب عشائیہ از صفحہ نمبر 16

اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پیارے آقا! اب خاکسار ایم ٹی اے مینجمنٹ بورڈ اور تمام سٹاف کی جانب سے حضور انور کی خدمت میں mta-3 العربیہ کے اجراء پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

مکرم چیئرمین صاحب نے کہا کہ مجھے آج بھی یاد ہے جب حضور انور نے ایم ٹی اے کی نشریات کو کسی لوکل ڈائریکٹ ٹو ہوم سروس کے ذریعہ عرب دنیا کے دلوں تک پہنچانے کے فیصلہ کی توثیق فرمائی اور اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا تو اس وقت کے حالات کو دیکھتے ہوئے یہ کام نہایت دشوار محسوس ہوتا تھا۔ لیکن پیارے آقا کا توکل علی اللہ پر مبنی اعتماد اور وثوق اس بات کا مظہر تھا کہ یہ کام انشاء اللہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی منشاء سے اپنے وقت پر ہوگا، سو الحمدللہ یہ ہوا۔ محض اس لئے کہ یہ خدا تعالیٰ کی منشاء کے تحت ہونا مقصود تھا کہ پیارے مسیح موعودؑ کا عربوں کے لئے پیغام ضرور اُن تک پہنچے اور اس میں سوائے خلیفۃ المسیح کی پُراعجاز دعاؤں کے کوئی انسانی ہاتھ کارفرما نہیں تھا، بالکل وہی اعجاز جو ہم ایم ٹی اے کے ہر پراجیکٹ کی تکمیل کے سلسلہ میں شروع سے دیکھتے آئے ہیں۔ ہم اپنے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم عاجزوں کو توفیق دے کہ اس سلسلہ میں ہم اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریق سے نبھا سکیں۔

مصطفیٰ ثابت صاحب کی تقریر

اس کے بعد ہمارے مصری احمدی دوست، ممتاز عالم دین اور ایم ٹی اے کے عربی پروگراموں کی ایک معروف ومقبول شخصیت مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے حاضرین سے خطاب میں اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا۔ آپ نے حاضرین کی سہولت کے لئے بیک وقت عربی اور انگریزی میں خطاب کیا۔ پہلے آپ عربی میں کچھ کلمات کہتے اور پھر ان کا خود ہی انگریزی میں ترجمہ بھی سناتے۔ آپ کا خطاب بھی بہت ہی ایمان افروز تھا۔ آپ نے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ mta-3 العربیہ کے چینل کے آغاز پر مجھے ایک شعر یاد آ گیا جو ہم مصر میں پچاس کی دہائی میں اَلسَّدُّ الْعَالِیْ (High Dam) کی تعمیر کے حوالہ سے گایا کرتے تھے۔ اس شعر کا اردو مفہوم یہ ہے کہ یہ ایک خواب تھا پھر یہ ایک خیال میں ڈھلا، پھر ایک امکان بنا اور پھر حقیقت میں تبدیل ہو گیا۔ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے کہا کہ mta-3 العربیہ کے چینل کا اجراء ایک ناممکن سا خواب تھا لیکن پھر یہ خواب، خیال میں بدلا، پھر امکان میں ڈھلا اور آج وہ دن آیا ہے کہ یہ ایک حقیقت بن گیا ہے اور محض خواب وخیال نہیں رہا۔ انہوں نے کہا کہ mta-3 العربیہ ایک بلند قامت، جری و بہادر اور عظیم چینل ہے اور دوسرے چینل اس کے مقابل پر بونے دکھائی دیتے ہیں۔ اس چینل کو دیکھنے والے ایک غیر از جماعت شخص نے کہا کہ تمام عربی چینلز میں یہ سب سے بہتر ہے۔

مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے کہا کہ ایک لمبے عرصہ سے جماعت احمدیہ کے خلاف عرب ممالک میں منفی اور جھوٹا پراپیگنڈہ کیا جاتا رہا اور اس کے ازالہ کی کوئی صورت دکھائی نہ دیتی تھی۔ اب ایم ٹی اے کے تمام عرب ممالک کے ہر گھر میں داخل ہونے سے مخالفین کے پراپیگنڈہ کا اثر ختم ہونے کے دور کا آغاز ہو گیا۔ اب عرب علماء اور عام لوگ اپنی آنکھوں سے خود دیکھیں گے کہ احمدیہ مسلم جماعت کے افراد حقیقی مسلمان ہیں جو دفاع اسلام میں سب سے آگے اور قرآن مجید اور رسول کریم ﷺ کی عزت وعظمت کو ظاہر کرنے والے ہیں۔ ہم عربوں سے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا تھا وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَكَانٍ قَرِيْبٍ کہ اس دن غور سے بات کو سنو جب ایک پکارنے والا قریب کی جگہ سے پکارے گا۔

مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے کہا کہ اگر کوئی شخص کسی کے قریب ہو کر اسے بلائے تو وہ بعض دوسروں کی نسبتًا دور ہوگا۔ اور عام طور پر یہ ممکن نہیں کہ کوئی شخص سارے عالم میں لوگوں سے مخاطب ہو اور بیک وقت ہر ایک کے قریب بھی ہو۔ لیکن ایم ٹی اے کے ہر گھر میں داخل ہونے کی وجہ سے ٹیلویژن کے ذریعہ گویا آسمانی منادی ہر ایک کو قریب سے بلا رہا ہے۔ پس ہم ان سے کہتے ہیں کہ اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَآءِ جَآءَ الْمَسِيْح جَآءَ الْمَسِيْح۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ یہ نداء ہر ایک کے قریب ہو چکی ہے۔

مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے عرب ناظرین سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب مسیح موعود آئے تو خواہ برف کے پہاڑوں پر گھسٹتے ہوئے جانا پڑے تو جاؤ اور اس کی بیعت کرو کیونکہ وہ خلیفۃ اللہ المہدی ہے۔

مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ اس عظیم ہدیہ پر جو حضور نے عالم عرب کو عطا فرمایا ہے مَیں ان لاکھوں عربوں کی طرف سے جو mta-3 العربیہ کو دیکھ کر محظوظ ہوتے ہیں حضور انور کا اور اس چینل کے لئے تمام کام کرنے والوں کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ یہ چینل مخلص اور صداقت پسند لوگوں کو سچائی کی طرف کھینچ لائے۔

مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کے خطاب کے بعد سکرین پر mta-3 العربیہ کے اجراء اور اس کے پروگراموں سے متعلق ناظرین کے تاثرات پر مشتمل ایک بہت ہی عمدہ طور پر ترتیب دی گئی تصویری جھلکیوں کا پروگرام شروع ہوا۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دور میں ایم ٹی اے کے آغاز اور اس کے مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے mta-2 الثانیہ۔ اور پھر mta-3 العربیہ کے آغاز تک کی منتخب تصویری جھلکیاں پیش کی گئیں۔

اس نہایت درجہ دلآویز Presentation میں ہمارے عربی پروگراموں سے متعلق مختلف مسلم و غیر مسلم ناظرین کے تاثرات پر مشتمل ویڈیو جھلکیاں بھی دکھائی گئیں اور ان کے خطوط وای میل کے ذریعہ ملنے والے تاثرات بھی پیش کئے گئے جن میں انہوں نے جماعت کے عربی پروگراموں کو سراہا اور ان کی تعریف کی ہے۔ ہر پیغام یا رائے کے بعد جو عربی میں پیش کی جاتی تھی مکرم محمد طاہر ندیم صاحب کارکن عربک ڈیسک اس کا اردو میں ترجمہ پیش کرتے رہے۔ ذیل میں وہ منتخب آراء ہدیۂ قارئین ہیں جو اس تقریب میں پیش کی گئیں۔

MTA کے عربی پروگراموں کے متعلق ناظرین کی آراء

الحوار المباشر پروگرام کے دوران لوگوں نے مختلف آراء کا اظہار کیا۔

✵ ...... ایک خاتون نے کہا: مَیں اس پروگرام کے شروع کرنے پر آپ کی از حد ممنون ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس نیکی کی آپ کو اعلیٰ جزا عطا فرمائے، آپ کو کامیاب و کامران فرمائے اور برکتوں سے مالا مال کردے۔

الحیاۃ نامی چینل کی نشریات سن کر میں شدید حیرت زدہ تھی اور سوچتی تھی کہ کیا عالم اسلام میں کوئی ایک بھی ایسا عالم نہیں جو اس پادری کا منہ بند کرے؟ چنانچہ میں نے کئی ایک اداروں اور مولویوں سے بھی رابطہ کیا لیکن کہیں امید کی کوئی کرن نظر نہ آئی۔ بالآخر خدا تعالیٰ کے آستانے پر جھکی۔ چنانچہ میں اپنی نمازوں میں اور تہجد میں رو رو کر دعا کیا کرتی تھی کہ اے خدا تو اس کام کے لئے خود ہی اپنی جناب سے کسی کو کھڑا کردے۔ آج اس مبارک چینل پر آپ سب کے نیک اور روشن چہرے دیکھ کر میری عجیب کیفیت ہے۔ یقیناً میرے خدا نے میری دعائیں سن لی ہیں۔ اور اللہ آپ پر بے شمار فضل نازل فرمائے۔

✵ ...... ایک اور دوست نے ٹیلی فون پر پروگرام میں شامل ہوتے ہوئے کہا: مَیں آپ سب دوستوں کا بے حد شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں اس پروگرام میں صرف اس وجہ سے شریک ہوا ہوں کہ آپ اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ آپکا مقصد حق اور حقیقت تک پہنچنا ہے۔ اور اس لئے بھی کہ آپ دیگر مذاہب کے ماننے والوں اور مختلف عقائد رکھنے والوں کے جذبات کا بھی احترام کرتے ہیں اور ان کو ٹھیس نہیں پہنچاتے۔

✵ ...... ایک دوست نے کہا: مَیں آپ سب شرکائے پروگرام اور جماعت احمدیہ کے اس زبردست چینل کو سلام کرتا ہوں۔ یہ وہ عظیم چینل ہے جو اسلام کے دفاع کے لئے تن تنہا محاذ پر ڈٹا ہوا ہے۔ جبکہ پٹرول کی دولت پر چلنے والے چینلز ایک ہی راگ الاپ رہے ہیں۔

✵ ...... ایک اور شخص نے کہا: مَیں آپ کی خدمت میں یہ چینل کھولنے پر بہت زیادہ مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ کو دیکھ کر یقین ہوتا ہے کہ امت محمدیہ سے خیر و برکت منقطع نہیں ہوئی۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ اس چینل کو کروڑوں برکات سے مالا مال کردے۔ میں تمام شرکائے پروگرام کو سلام پیش کرتا ہوں خصوصًا مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کو جنہیں مَیں اپنے والد کی طرح سمجھتا ہوں۔

✵ ...... اسی طرح ایک صاحب نے کہا: مَیں آپ کو بین المذاہب بات چیت پر مبنی غیر جانبدارانہ پروگرام پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ کاش کہ بین المذاہب بحث و مباحثہ پر مبنی دیگر چینلز کے پروگرام بھی آپ کے اس پروگرام کے اسلوب کو اپنالیں۔

✵ ...... ایک شخص نے کہا: مَیں اس اتنے پیارے اور زبردست پروگرام پیش کرنے پر آپ کا از حد ممنون ہوں۔ آپ نے یقیناً ایک عظیم کام کیا ہے۔ درحقیقت آپ نے پوری دنیا میں اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔ اس پروگرام کے اجراء سے قبل ہم خود کو بے دست و پا محسوس کررہے تھے۔ ہمیں کوئی ایسا شخص نظر نہ آتا تھا جو مسلمانوں کی طرف سے ان حملوں کا جواب دیتا۔ لہذا ہم اس پروگرام کے اجراء کرنے والوں، اسکے شرکاء، اور اس پروگرام میں کسی طرح بھی حصہ ڈالنے والے تمام احباب کے تہہ دل سے ممنون ہیں۔

ای میلز (e-mails)

ای میلز کے ذریعہ بھی لوگوں نے اپنے تاثرات بھجوائے جن میں سے بعض آج کی تقریب میں پیش کئے گئے۔

✵ ......ایک صاحب نے لکھا کہ: مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں محض للہ آپ سے محبت کرتا ہوں۔ اور میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ میں سے ہر ایک کا ماتھا چوم لوں۔ مَیں اس پروگرام کے شروع کرنے پر از حد ممنون ہوں جو کہ نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ عیسائیوں کے لئے بھی ایک سٹیج کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ بعض اوقات آپ عیسائیوں کو مسلمانوں سے زیادہ بولنے کا وقت دیتے ہیں اور یہ آپ جیسے سچے اور حقیقی مسلمانوں کے راسخ ایمان اور اپنے دین کی سچائی پر یقین کامل ہونے کی دلیل ہے۔

✵ ...... حسین المنشاوی نے مصر سے لکھا: آپ میری خوشی اور میرے انشراح صدر کا اندازہ نہیں لگا سکتے جو مجھے ایم ٹی اے دیکھ کر ملا ہے۔ ایم ٹی اے نے میری پیاس بجھا کر مجھے سیراب کردیا ہے۔ میں آپ کو بتانے سے قاصر ہوں کہ جب سے میں نے پادری زکریا بطرس کا پروگرام دیکھا ہے یہ عرصہ کس اذیت میں گزارا ہے۔ میرے لئے یہ بات نہایت تکلیف دہ تھی کہ پادری اپنے گمراہ کن خیالات سے مسلمانوں کے جذبات کے ساتھ کھیلتا تھا اور یوں لگتا تھا جیسے مسلمانوں نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب ان کے ہی خلاف جاتا ہے۔ مجھے اس کا جواب دینے کا کوئی طریق سجھائی نہیں دیتا تھا۔ نہ تو مجھے عیسائیت کے بارہ میں کچھ علم تھا نہ ہی اسلامی نقطہ نظر سے اتنی واقفیت۔ ایم ٹی اے کی شکل میں عظیم اور بیش قیمت خزانہ ملنے سے قبل میری تمنا تھی کہ وہ دن بھی آئے جب پادری کے غرور کا سر نیچا ہو اور اسکی اسلام کے خلاف بدزبانی کا منہ توڑ جواب ملے۔ آج الحمدللہ آپ کے پروگرام ''اَلْحَوَار الْمُبَاشِر'' اور ''أجْوِبَة عَنِ الْإِيْمَان'' دیکھتا ہوں تو ایسے لگتا ہے جیسے میں اطمینان و سکینت بخش دودھ پی رہا ہوں۔ اور میں جب بھی آپ کا یہ بے مثال پروگرام دیکھتا ہوں تو چین کا سانس لیتا ہوں۔

✵ ...... محمود الشرباصی نے لکھا: مَیں اس کامیاب پروگرام پر اور اسلام کے دفاع پر آپ کا از حد ممنون ہوں۔ اللہ آپ کو اس کی مزید توفیق عطا فرمائے اور اپنی جناب سے حجت و برہان عطا فرمائے۔ اللہ آپ کے ذریعہ اپنے دین کو عزت بخشے اور دشمن کو اپنے دین اور اپنی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کی سنت پر حملہ کرنے سے روک دے۔ پچھلے ماہ کے پروگرام بہت عمدہ تھے میری حیرت کی انتہا نہیں رہی جب پادری عبدالمسیح بسیط نے بھی اس پروگرام میں فون کیا تھا۔

✵ ...... کامل کراوی نے سیریا سے لکھا کہ: mta-3 العربیہ کے پروگرام دیکھے تو میری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ میرا دل آپ کے بارہ میں مزید جاننے کے لئے بے تاب ہے۔ ہمارے ملک میں آپ کے بارہ میں کتب اور دیگر معلومات میسر نہیں ہیں۔ میری رہنمائی فرمائیں کہ کیا کروں اور کیسے ان کتب کا حصول ممکن ہوسکتا ہے خصوصًا ''اَلسِّيْرَةُ الْمُطَهَّرَة'' اور ''اَلنُّبُوَّة فِی الْإِسْلَام'' کا۔

یہ Presentation ایسی مسحور کن تھی کہ سب حاضرین پر اللہ تعالیٰ کے عظیم احسانات کی وجہ سے تشکر و اطمینان کی ایک عجیب کیفیت طاری تھی۔ یقیناً ایم ٹی اے اللہ تعالیٰ کی ایک خاص عطا ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیقرار تمناؤں اور متضرعانہ دعاؤں اور آپ سے اللہ تعالیٰ کے عظیم وعدوں کا فیضان ہے جو خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے توسط سے جماعت کو عطا ہوا۔ الحمدللہ۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ وَبَارِكْ۔

اس Presentation کے اختتام پر چند اطفال نے جو عربی لباس زیب تن کئے ہوئے تھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ ''يَا عَيْنَ فَيْضِ اللّٰهِ وَالْعِرْفَان'' سے بعض منتخب اشعار خوبصورت آواز میں پڑھ کر سنائے۔ بچوں کے اس گروپ میں دو بھائی ایسے بھی تھے جنہیں یہ سارا قصیدہ زبانی یاد ہے اور ایسی عمدگی سے یاد ہے کہ اگر انہیں شعر کا نمبر بتا دیا جائے تو وہ زبانی وہ شعر سنا سکتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے Quiz کے انداز میں ان کا ٹیسٹ لیا اور مختلف اشعار سنانے کے لئے کہا۔ اس کے بعد دونوں بچوں کو پاس بلا کر کینیڈا سے ایک احمدی دوست کی طرف سے ان بچوں کے لئے بھجوائی گئی انعام کی رقم تحفۃً عطا فرمائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ڈائس پر تشریف لائے اور خطاب فرمایا۔ یہ لمحہ اس تقریب کا معراج تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اردو زبان میں خطاب فرمایا۔ حضور چند جملوں کے بعد سکوت اختیار فرماتے اور اس دوران مکرم عبدالمومن صاحب طاہر (انچارج عربی ڈیسک) عربی زبان میں اس کا مفہوم بیان کرتے۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ کے بعد فرمایا: آج یہ فنکشن ایم ٹی اے کے کارکنان اور ہمارے عرب بھائیوں کے اعزاز میں ترتیب دیا گیا ہے کہ mta-3 العربیہ کا اجراء کرنے میں ان لوگوں نے جو مدد کی، جو تعاون کیا اور آئندہ بھی کریں گے اس کو ہم یاد رکھیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ابھی ایک عارضی انتظام کیا گیا ہے لیکن مئی کے تیسرے ہفتے میں باقاعدہ طور پر mta-3 العربیہ کے پروگرام عرب دنیا میں دیکھے اور سنے جائیں گے۔ ویسے تو اب بھی اسی طرح دیکھے جارہے ہیں لیکن اس میں باقاعدگی آجائے گی اور جو بعض ٹیکنیکل کمیاں اور سقم ہیں ان کو بھی پورا کردیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

حضور انور نے فرمایا کہ جیسا کہ ہم میں سے ہر احمدی جانتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے ہمیں پتہ چلتا ہے، آپ کے عمل سے پتہ چلتا ہے، آپ کے ساتھ رہنے والوں کی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ جو عشق اور محبت اور پیار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت ﷺ سے تھا وہ بیان نہیں کیا جاسکتا اور اس کی کوئی مثال نہیں دی جاسکتی۔ آپ کا یہ عشق و محبت ہی تھا جس نے عرش کے پائے ہلائے اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چنا۔ اور آپ کا یہ عشق و محبت ہی تھا جس نے اسلام کے لئے آپ کے دل میں بے انتہا درد پیدا کیا اور آپ کے دل میں اسلام کی تبلیغ اور اسلام کا پیغام پہنچانے کی ایک ایسی تڑپ اور لگن لگائی کہ اگر آپ کے بس میں ہوتا تو راتوں رات ساری دنیا کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لے آتے۔ جب آپ کے دل میں اتنی تڑپ تھی تو یہ کس طرح ہوسکتا تھا کہ اس علاقے میں، ان ممالک میں جن میں آنحضرت ﷺ کے زمانے میں اسلام پھیلا ان میں کسی بھی دوسرے مذہب کی موجودگی آپ برداشت کرتے یا آپ یہ برداشت کرسکتے کہ مسلمانوں کی حالت ان علاقوں میں ایسی ہے جس سے بعض جگہوں پر تو مسلمان کہلانے والوں کو دیکھ کر بھی شرم آتی ہے۔ آپ کی اس تڑپ نے کہ اسلام کا پیغام اور آنحضرت ﷺ کی حکومت تمام دنیا پر قائم ہو آپ کے دل میں اتنا درد پیدا کردیا تھا کہ آپ کی راتیں بھی روتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے گزرتیں۔ آپ کی اسی تڑپ کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی دی کہ 'خدا تیری ساری مرادیں پوری کرے گا' اور پھر فرمایا کہ 'وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کردے گا'۔ حضور نے فرمایا کہ یہ الہام جو ہے کہ ''وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کردے گا''، یہ نہیں کہا کہ کرے گا۔ ''کردے گا'' کے الفاظ ہیں۔ یعنی آپ بے چین نہ ہوں، یہ یقینی بات ہے اور یہ لکھی گئی ہے، یہ تقدیر الٰہی بن چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد کے دروازے کھول دئے ہیں اور ضرور تمہاری مدد کرے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر ایک الہام ہے 'مبارک سو مبارک۔ آسمانی تائیدیں ہمارے ساتھ ہیں'۔ اور

اسی کے ساتھ اللہ تعالیٰ آگے فرماتا ہے اَجْرُکَ قَائِمٌ وَ ذِکْرُکَ دَائِمٌ۔ تیرا اجر قائم اور ثابت ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جب ہم ان پیشگوئیوں کو دیکھتے ہیں، ان الہاموں کو دیکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں کو دیکھتے ہیں اور پھر جماعت احمدیہ کے ساتھ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کو دیکھتے ہیں تو یقیناً ہمارے دل تسلی پکڑتے ہیں کہ وہ دن دور نہیں جب ہم اسلام اور احمدیت کی فتح اور آنحضرت ﷺ کا جھنڈا تمام دنیا پر لہراتا ہوا دیکھیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے عرب ممالک کے لئے جو ایک نیا اجراء ہوا ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ساتھ ہو رہا ہے اور اسی کے لئے اللہ تعالیٰ نے مبارک سو مبارک دی ہے۔ اس کے لئے تمام عرب دنیا کے احمدی اور تمام وہ لوگ جو ایم ٹی اے پر اپنا وقت دیتے ہیں اور اس خدمت پر مامور ہیں ان کے لئے بھی مبارکباد ہے اور یہ خوشخبری بھی ہے کہ یہ جو تمہاری کوششیں ہیں انشاء اللہ تعالیٰ رائیگاں نہیں جائیں گی۔ تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک ہو کہ یہ کامیابی کی طرف جو قدم چلے ہیں اور جماعت احمدیہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی تائیدات کی یہ پروازیں جو چل پڑی ہیں یہ بہت جلد انشاء اللہ تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اور الہام الٰہی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''مَیں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا''۔ حضور نے فرمایا کہ ہر روز ہم دیکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والا ہر شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کرنے والے گروہ میں شامل ہو رہا ہے۔ وہ شخص جو قادیان کی ایک چھوٹی سی بستی میں اکیلا اور یکا و تنہا تھا آج اس کے لاکھوں کروڑوں محبّ پیدا ہو چکے ہیں۔ یہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کی تکمیل کی ایک کڑی ہے ورنہ لوگوں کے دلوں کو بدلنا کسی انسان کا کام نہیں ہے۔ انہی دلی محبوں کے گروہ میں ہمیں عرب دنیا میں بھی وہ محبّ نظر آتے ہیں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بے انتہا عشق و محبت ہے اور اس کی جھلک آپ ہمارا جو عربی کا پروگرام چل رہا ہے اس میں دیکھ چکے ہیں۔ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کیا، شریف عودہ صاحب نے بھی اپنے جذبات کا اظہار کیا، یہ ہانی طاہر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، تمیم ابو دقہ صاحب ہیں اور بہت سے عرب ہیں جن کی محبت ان کے چہروں سے ٹپکتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ وہ کیا چیز تھی جس نے عرب ملکوں میں جا کر یہ انقلاب پیدا کیا۔ وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ مَیں تیرے محبوں کا گروہ پیدا کروں گا جو محبت میں اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کے لئے ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ محبوں کا گروہ ہمیں مردوں میں بھی نظر آتا ہے، عورتوں میں بھی نظر آتا ہے، بچوں میں بھی نظر آتا ہے۔ جب عرب ملکوں کے لوگ مجھے خط لکھتے ہیں، اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں، یہاں آتے ہیں اور جب ملتے ہیں اور جس محبت کا اظہار کرتے ہیں وہ صاف بتا رہی ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا ہے کہ میں تیرے محبوں کا گروہ پیدا کروں گا وہ انقلاب شروع ہو چکا ہے اور اب عرب دنیا میں بھی ان محبّوں کی تعداد بڑھتی چلی جا رہی ہے اور انشاء اللہ بڑھتی چلی جائے گی اور ایک وقت آئے گا جب تمام عرب امت واحدہ بن کر ایک ہاتھ پر اکٹھی ہو جائے گی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یک زبان ہو کر آنحضرت ﷺ پر درود و سلام بھیجنے والی ہو گی۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ ایم ٹی اے 3 کا جو چینل ہے یہ بھی خدائی تائیدات کا ایک نشان ہے اور یہ چیزیں اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ وہ وقت دور نہیں جب اسلام اور احمدیت کا جھنڈا تمام دنیا پر لہرائے گا۔ پس اس بات کو ہمیں اور زیادہ دعاؤں کی طرف توجہ دلانے والا بننا چاہئے۔ اللہ کرے کہ ہم ان دعاؤں کی طرف توجہ دیتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوتے ہوئے اس کا فضل مانگتے ہوئے ان ترقیات کو جلد سے جلد حاصل کرنے والے بن جائیں۔

آخر پر حضور انور نے جماعت کے عربی پروگراموں سے متعلق اپنے نیک تاثرات کا اظہار کرنے والے عرب بھائیوں اور بہنوں کا ذکر کرتے ہوئے جن میں سے کچھ کے تاثرات آج کی تقریب میں پیش کئے گئے تھے فرمایا کہ ان سے مَیں کہتا ہوں کہ تمہارے ان جذبات کا اظہار بجا، ہم اس پر شکریہ ادا کرتے ہیں لیکن صرف جذبات کا اظہار کر دینا کافی نہیں ہے۔ آج اسلام کی تائید کے لئے اس چنیدہ کی مدد کے لئے آگے آؤ اور اس کی جماعت میں شامل ہو جاؤ اور ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو کر اسلام کا دفاع کرو اور اسلام کی فتوحات میں اس کے سپاہی بن جاؤ۔ یہی ایک جری اللہ ہے، یہی ایک سپہ سالار ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں بھیجا ہے اس لئے اب تمام عرب دنیا کا فرض بنتا ہے جو اوّلین طور پر آنحضرت ﷺ کی اس بات کے مخاطب تھے کہ جب میرا مسیح و مہدی آئے تو اس کے پاس جانا اور اس کو میرا اسلام کہنا۔ اب تمہارا یہ فرض ہے کہ اس فرض کو نبھاؤ اور آنحضرت ﷺ کے فیوض و برکات سے زیادہ سے زیادہ حصہ لینے والے بن جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے بن جاؤ۔ اللہ کرے کہ میرا یہ پیغام بھی آپ کے دلوں کو نرم کرنے والا بن جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم دعا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے کے بعد جو ہمارے پر فرض بنتا ہے اور جماعت کا جو ہم پر حق بنتا ہے اس کو صحیح طور پر ادا کرنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہماری تائید و نصرت فرماتا رہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں عربی طرز پر تیار کردہ کھانا پیش کیا گیا جس کے ساتھ یہ نہایت پُرمسرت، مبارک اور ایمان افروز تقریب اختتام کو پہنچی۔

نظام خلافت کی ایک عظیم الشان برکت

(عطاء المجیب راشد۔ مبلغ انچارج یو۔کے)

نظام خلافت کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک عظیم الشان نعمت یہ ہے کہ خلیفۂ وقت کے وجود میں ساری جماعت کو ایک ایسا دردمند اور دعا گو وجود نصیب ہوتا ہے جو ہر دکھ درد میں ان کا سہارا اور ہر خوشی میں ان کے ساتھ برابر شریک ہوتا ہے۔ یہ کیفیت دنیاوی راہنماؤں میں کہاں جن کو ان کے عوام تب یاد آتے ہیں جب انہیں ووٹ کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن خلافت کے بابرکت نظام میں خلیفۂ وقت اسوۂ نبوی کی اقتداء میں جماعتِ مومنین کے لئے ہر روز اور ہر وقت ایک رؤوف و رحیم باپ کی طرح ہوتا ہے۔ غم کے مارے اس کے آستانہ پر آ کر اپنے بوجھ کو ہلکا کرتے ہیں اور دعاؤں کے خزانوں سے جھولیاں بھر کر لوٹتے ہیں۔ یہ ایسی نعمت ہے جو آج سوائے جماعت احمدیہ کے دنیا کے کسی اور نظام میں لوگوں کو میسر نہیں۔

کینیڈا کے ایک پروفیسر ڈاکٹر GUALTIERI حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سے پہلی بار ملنے آئے تو اس عاجز کو بھی ان سے ملنے کا موقعہ ملا اور میں نے حضور انور کی ذات کے بارہ میں چند باتیں بطورِ تعارف اپنے انداز میں ذکر کیں، بعد ازاں وہ حضور سے ملاقات کرنے چلے گئے۔ واپس آئے تو انہوں نے اظہار کیا کہ ملاقات کے لئے جاتے وقت میں یہ تاثر لے کر گیا کہ احباب جماعت اپنے خلیفہ سے بہت محبت کرتے ہیں۔ وہاں جو باتیں ہوئیں ان کے بعد میں یہ کہوں گا کہ احباب جماعت کی اپنے خلیفہ سے محبت اپنی جگہ لیکن میں اس یقین سے واپس لوٹا ہوں کہ جماعت کا خلیفہ اپنی جماعت کے افراد سے ان سے بھی زیادہ محبت رکھتا ہے۔ کیا سچی اور برحق بات اس پروفیسر نے کہی۔ ماں سے زیادہ محبت کرنے والا اور دن رات ان کو دعاؤں پر دعائیں دینے والا، ان کے غم میں گھلنے والا اور ان کی خوشیوں میں پوری طرح شامل وجود کسی نے دیکھنا ہو تو خلیفۂ وقت کے وجود میں نظر آتا ہے۔ عالم احمدیت سے باہر یہ نعمت آج کسی اور کو نصیب نہیں۔

جل رہا ہے ایک عالَم دھوپ میں بے سائباں
شکرِ مولیٰ کہ ہمیں یہ سایۂ رحمت ملا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ نے ایک بار اس کا نقشہ اس طرح کھینچا تھا، فرمایا:

''تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا۔ مگر ان کے لئے نہیں ہے۔ تمہارا اسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے لیکن ان کے لئے ایسا کوئی نہیں ہے۔ کسی کا اگر ایک بیمار ہو تو اس کو چین نہیں آتا۔ لیکن کیا تم ایسے انسان کی حالت کا اندازہ کر سکتے ہو جس کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بیمار ہوں''۔

(انوار العلوم۔ جلد 2 صفحہ 156)

اسی تسلسل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا ایک ارشاد پیش کرتا ہوں جس میں آپ نے اپنی قلبی کیفیات اور دعاؤں کا تذکرہ ایک دلگداز رنگ میں کیا ہے۔ آپ نے فرمایا:

''میں آپ میں سے آپ کی طرح کا ہی ایک انسان ہوں اور آپ میں سے ہر ایک کے لئے اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اتنا پیار پیدا کیا ہے کہ آپ لوگ اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ بعض دفعہ سجدہ میں مَیں جماعت کے لئے اور جماعت کے افراد کے لئے یوں دعا کرتا ہوں کہ اے خدا! جو مجھے خط لکھنا چاہتے تھے لیکن کسی سستی کی وجہ سے نہیں لکھ سکے ان کی مرادیں پوری کر دے۔ اور اے خدا! جنہوں نے مجھے خط نہیں لکھا اور نہ انہیں خیال آیا ہے کہ دعا کے لئے خط لکھیں اگر انہیں کوئی تکلیف ہے یا ان کی کوئی حاجت اور ضرورت ہے تو ان کی تکلیف کو بھی دور کر دے اور حاجتیں بھی پوری کر دے''۔

(روزنامہ الفضل ۔21/ دسمبر 1966ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے زمانے کا واقعہ ہے۔ چوہدری حاکم دین صاحب بورڈنگ کے ایک ملازم تھے۔ ان کی بیوی، پہلے بچے کی ولادت کے وقت بہت تکلیف میں تھی۔ اس کربناک حالت میں رات کے بارہ بجے وہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر حاضر ہوئے۔ دروازہ پر دستک دی۔ آواز سن کر پوچھا کون ہے؟ اجازت ملنے پر اندر جا کر زچگی کی تکلیف کا ذکر کیا اور دعا کی درخواست کی۔ حضور فوراً اٹھے، اندر جا کر ایک کھجور لے کر آئے اور اُس پر دعا کر کے انہیں دی اور فرمایا: ''یہ اپنی بیوی کو کھلا دیں اور جب بچہ ہو جائے تو مجھے بھی اطلاع دیں۔''

چوہدری حاکم دین صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں واپس آیا کھجور بیوی کو کھلا دی اور تھوڑی ہی دیر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچی کی ولادت ہوئی۔ رات بہت دیر ہو چکی تھی میں نے خیال کیا کہ اتنی رات گئے دوبارہ حضور کو اس اطلاع کے لئے جگانا مناسب نہیں۔ نماز فجر میں حاضر ہو کر میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کھجور کھلانے کے جلد بعد بچی پیدا ہو گئی تھی۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے جو فرمایا وہ سننے اور یاد رکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ دل گداز الفاظ طبیعت میں رقت پیدا کر دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

''میاں حاکم دین! تم نے اپنی بیوی کو کھجور کھلا دی اور تمہاری بچی پیدا ہو گئی۔ اور پھر تم اور تمہاری بیوی آرام سے سو گئے۔ مجھے بھی اطلاع کر دیتے تو مَیں بھی

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

جماعت احمدیہ میں سلسلۂ خلافت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سات واضح ارشادات

اوّل: ’’ یہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سُنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (المجادلہ:22)۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچّائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اُس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔

(1) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مُرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مُرتد ہو گئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا (سورۃ النور:56)‘‘۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پَیر جما دیں گے......‘‘۔

(الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304-305)

دوم: ’’سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے‘‘۔

(الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304-305)

سوم: ’’دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین ونبیین وائمہ واولیاء وخلفاء ہے تا ان کی اقتداء وہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں‘‘۔ (سبز اشتہار یکم دسمبر 1888ء۔ روحانی خزائن جلد نمبر 2 صفحہ 462)

چہارم: ’’صوفیاء نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا ازسر نو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے‘‘۔ (اخبار الحکم 14/اپریل 1908ء)

پنجم: ’’ثُمَّ یُسَافِرُ الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ اَوْ خَلِیْفَةٌ مِنْ خُلَفَآئِهٖ اِلٰی اَرْضِ دِمَشْقَ‘‘۔

ترجمہ: پھر مسیح موعود یا اس کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق کی طرف سفر کرے گا۔

(حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 225)

ششم: ’’اور یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا اور دین اسلام کی حمایت کرے گا‘‘۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 325)

ہفتم: ’’اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر دستخط کر دیں اور اس کا مضمون بھی یہ ہوگا کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں اور آپؐ کو سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں اور آئندہ آپؐ کو ادب اور تعظیم کے ساتھ یاد کریں گے جیسا کہ ایک ماننے والے کے مناسب حال ہے اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش کریں گے۔ یاد رہے کہ ہماری احمدی جماعت اب چار لاکھ سے کچھ کم نہیں ہے اس لئے ایسے بڑے کام کے لئے تین لاکھ روپیہ چندہ کوئی بڑی بات نہیں ہے اور جو لوگ ہماری جماعت سے ابھی باہر ہیں دراصل وہ سب پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہیں۔ کسی ایسے لیڈر کے ماتحت وہ لوگ نہیں ہیں جو اُن کے نزدیک واجب الاطاعت ہے اس لئے مَیں ان کی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتا‘‘۔

(رسالہ پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 455)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان سات ارشادات سے آفتاب نیمروز کی طرح عیاں ہے کہ جماعت احمدیہ میں بھی اسی طرح سلسلۂ خلافت جاری رہے گا جس طرح پہلے نبیوں اور رسولوں کے بعد جاری رہا ہے۔

❁ ...... اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں بھی حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد اپنی قدرت کا دوسرا ہاتھ دکھائے گا۔

❁ ...... جس طرح اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر کے جماعت مسلمین کو سنبھال لیا تھا اسی طرح یہاں بھی کرے گا اور اپنے معجزہ کو اب بھی ظاہر کرے گا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کا وعدۂ استخلاف پورا ہوگا۔

❁ ...... خلافت کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے نزول کے دوسرے طریق کو پورا کرتا ہے اور اس جگہ بھی یہ طریق نزولِ رحمت جاری رہے گا اور اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں بھی اس طریق کو جاری فرمائے گا۔

❁ ...... خلیفہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ جس طرح پہلے نبیوں اور مشائخ کے بعد پیدا ہونے والے زلزلہ کو ختم کرتا رہا ہے اسی طرح جماعت احمدیہ میں بھی خلیفہ کے ذریعہ سے کرے گا۔

❁ ...... حمامۃ البشریٰ کے اقتباس میں نزولِ دمشق کی پیشگوئی کے پورا ہونے کی ایک صورت یہ بیان ہوئی ہے کہ آپؑ کا کوئی خلیفہ دمشق میں وارد ہوگا۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ یہ پیشگوئی 1924ء میں پوری ہو چکی ہے۔ الفاظ خَلِیْفَةٌ مِنْ خُلَفَآئِهٖ نہایت واضح ہیں۔ ان میں جماعت احمدیہ میں سلسلۂ خلافت کا ثبوت آفتاب نصف النہار کی طرح واضح ہے۔

❁ ...... حدیث نبویؐ یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَهٗ میں جانشین کی خبر دی گئی ہے۔

❁ ...... حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آخری رسالہ ’’پیغام صلح‘‘ میں ہندو قوم کو دعوت صلح دیتے ہوئے بھی اعلان فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا ہمیشہ ایک واجب الاطاعت لیڈر اور پیشرو رہے گا۔ گویا سلسلۂ خلافت جاری رہے گا۔ چنانچہ حضورؑ کا یہ لیکچر حضورؑ کے وصال کے بعد جناب خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم نے لاہور میں پبلک میں سُنایا اور ساتھ ہی حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی طرف سے تحریری اعلان پڑھا کہ مَیں حضورؑ کا خلیفہ اور جانشین ہونے کی حیثیت میں اس معاہدہ کا پابند ہوں گا۔

❁❁❁❁❁❁

اعلان برائے داخلہ جامعہ احمدیہ یوکے برائے سال 2007ء

جامعہ احمدیہ، یوکے میں ستمبر 2007ء میں انشاء اللہ نئے طلباء کے داخلے ہوں گے۔ جس کی شرائط حسب ذیل ہیں۔

(1) تعلیم: درخواست دہندہ نے یورپ کے کسی ملک سے جی سی ایس ای (GCSE) یا اے لیولز (A-Levels) یا اس کے مساوی تعلیم میں کم از کم 70% فیصد نمبر حاصل کئے ہوں۔

(2) عمر: جی سی ایس سی (GCSE) پاس کرنے والے طالب علم کی عمر 16 سال تک اور اے لیولز (A-Levels) پاس کرنے والے طالب علم کی عمر 18 سال تک ہونی چاہئے۔

(3) میڈیکل رپورٹ: درخواست دہندہ کی صحت کے متعلق ڈاکٹر (GP) کی میڈیکل رپورٹ انگریزی میں درخواست کے ساتھ منسلک ہونی چاہئے۔

(4) تحریری ٹیسٹ: درخواست دہندہ کو ایک تحریری ٹیسٹ بھی پاس کرنا ہوگا جس میں دینی معلومات، معلومات عامہ اور ذہانت سے متعلقہ سوالات ہوں گے۔ دینی معلومات کیلئے 16 سال کی عمر تک کا وقفِ نو سلیبس بطور نصاب رکھا گیا ہے۔ یہ ٹیسٹ انگریزی اور اردو میں ہوگا۔

(5) زبانی انٹرویو: صرف وہ بچّے جو تحریری ٹیسٹ میں کامیاب ہوں گے انہیں فائنل انٹرویو کیلئے جامعہ، یوکے میں بلایا جائے گا۔ انٹرویو کی معین تاریخ اور وقت کی اطلاع بعد میں کر دی جائیگی۔

(6) درخواست دینے کا طریقہ: درخواست جامعہ کے تیار کردہ درخواست فارم پر مندرجہ ذیل ضروری کاغذات یا اسناد کے ساتھ دی جانی چاہئے۔ یہ درخواست امراء ممالک کو پہلے ہی بھجوائے جا چکے ہیں:

(1) مکمل درخواست فارم بمعہ تصدیق نیشنل امیر صاحب (2) میڈیکل رپورٹ (انگریزی میں) (3) جی سی ایس سی / اے لیولز کے سرٹیفیکیٹ کی کاپی (اگر بوقت درخواست دستیاب ہو ورنہ بعد میں نتیجہ نکلنے پر بھجوائی جا سکتی ہے) (4) صدر خدام الاحمدیہ کی رپورٹ بوساطت نیشنل امیر صاحب (5) پاسپورٹ کی کاپی (6) ایک عدد پاسپورٹ سائز فوٹو۔

متفرّق ہدایات:

❁ ...... تمام درخواستیں اپنے نیشنل امیر صاحب کے توسط سے دفتر پرنسپل جامعہ احمدیہ یوکے میں 30/جون 2007ء تک ضرور پہنچ جائیں۔ ہمارا ایڈریس حسب ذیل ہے:

Jamia Ahmadiyya UK

8 South Gardens , Collierswood, London SW19 2NT

Tel: 020 8542 9850 Fax: 020 8417 0348

❁ ...... درخواست میں نام کے سپیلنگ وہی لکھے جائیں جو پاسپورٹ میں درج ہیں۔

❁ ...... جامعہ میں داخلہ کے لئے دلچسپی رکھنے والے طلباء روزانہ تلاوتِ قرآنِ کریم کے علاوہ وقفِ نو سلیبس 16 سال تک کی تیاری کی طرف خاص توجّہ دیں۔ کیونکہ تحریری ٹیسٹ کے دینی معلومات کے سوالات اسی سلیبس کے مطابق سیٹ کئے جائیں گے

❁ ...... اردو اور انگریزی زبان بہتر بنانے کی طرف بھی خاص توجہ دی جائے۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ، یوکے)

بقیہ:نظام خلافت کی عظیم الشان برکت
از صفحہ نمبر11

آرام سے سو رہتا۔مَیں تو ساری رات جاگتا رہا اور تمہاری بیوی کے لئے دعا کرتا رہا!‘‘

چوہدری حاکم دین صاحب نے یہ واقعہ بیان کیا اور بے اختیار رو پڑے اور کہنے لگے:’’کہاں چپڑاسی حاکم دین اور کہاں نورالدین اعظمؓ‘‘۔(مبشرین احمد صفحہ 38 نیز اصحاب احمد جلد 8صفحہ71-72)

آج بھی خدائے رحمٰن نے اپنے لطف و احسان سے ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات میں ایسا مہربان آقا عطا فرمایا ہے جو ہم میں سے ہر ایک کو اِس محبت سے گلے لگاتا ہے کہ غم بھول جاتا ہے اور دل کی پاتال تک خوشی و مسرت کا بسیرا ہو جاتا ہے۔خدائے ذوالمنن کا احسان ہے کہ اس نے ایسا خلیفہ ہمیں عطا فرمایا ہے جو محبت بھری دعاؤں کا کبھی نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔ اس کا محبت بھرا سلوک دلوں کو لوٹتا چلا جاتا ہے۔

خلفائے احمدیت کی محبت و شفقت اور دعاؤں کے فیض کا سلسلہ اتنا وسیع اور اتنا دلگداز ہے کہ بیان کا یارا نہیں۔کاش میرے لئے ممکن ہوتا تو میں دنیا کو بتاتا کہ ہم خلافتِ احمدیہ کے سایہ میں کس جنت میں دن رات بسر کر رہے ہیں۔حق یہ ہے کہ یہ کیفیت لفظوں میں بیان کرنے والی نہیں بلکہ ذاتی تجربہ کی روشنی میں محسوس کرنے اور جاننے والی عظیم دولت ہے۔

مَیں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اکنافِ عالم میں بسنے والے کروڑوں عشاق احمدیت اس بات پر زندہ گواہ ہیں کہ آج نظام خلافت کے سایہ سے بڑھ کر کوئی اور عافیت بخش سایہ نہیں اور خلیفۂ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذاتِ اقدس سے محبت، الفت اور فدائیت کی لہریں ہر احمدی کے دل میں ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح موجزن ہیں۔خلافت احمدیہ اور خلیفۂ وقت کے ساتھ آج کروڑوں احمدیوں کی یہ بے لوث فدائیت اور محبت ایک خداداد دولت ہے جس سے ہر احمدی کا دل مالا مال ہے۔ ہر احمدی کے دل کے جذبات کا ترجمان یہ دعائیہ شعر ہے:

میرے آقا کی محبت ہو مری روح کی راحت
اس کی شفقت بھری نظروں کی عطا ہو دولت

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ نظامِ خلافت اور خلیفۂ وقت سے سچی اور مخلصانہ محبت و فدائیت ہر احمدی کو نصیب کرے کہ اسی سے ہماری روحانی بقاء اور ترقیات وابستہ ہیں۔

❁❁❁❁❁❁

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

تارک قرآن مسلمان عذاب الٰہی کے خوفناک طوفانوں میں

اخبار’دن‘13رفروری2004ءصفحہ 11پر حکیم افتخار یوسف زئی جہلم کا ایک فکر انگیز مکتوب:

’’آج ہم بھی شیطانی راہوں پر تیزی سے چل رہے ہیں ۔ ہر طرح کی بے حیائی ، بے غیرتی ، مکرو فریب، آوارگی وغیرہ کو اپنانے میں کفار سے بھی دو قدم آگے ہیں اور فخر محسوس کرتے ہیں کہ ہمیں ترقی یافتہ اور آزاد خیال سمجھا اور کہا جا رہا ہے۔اپنے چاروں طرف دیکھیں اور غور کریں ہم عذاب الٰہی میں گھرے ہوئے ہیں اور یہ سلسلہ تیزی سے بڑھ رہا ہے۔قوم کی موجودہ حالت اور زوال پذیری پر غور کریں نادم ہوں کف افسوس ملیں اور علامہ اقبال کے اس شعر کو سمجھیں تو وجہ عیاں ہو جائے گی ؎

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر‘‘

ترک قرآن کی ایک واضح مثال 7رستمبر 1974ءکا فیصلۂ اسمبلی ہے۔جو آیت لَسْتَ مُؤْمِنًا (النساء) کے بھی خلاف ہے اور خاتم الانبیاءﷺ کی سپریم کورٹ کے فیصلہ کے خلاف ہے کہ آخری زمانہ میں مسلمان تہتّر فرقوں میں سے صرف ایک ناجی یعنی حقیقی معنوں میں خدا کے دفتر میں مسلمان ہو گا مگر اسمبلی نے اس فیصلہ کو ردّی کی ٹوکری میں پھینک دیا۔

❁❁❁❁❁❁

پاکستان کے محسنوں کی کردار کشی

پاکستان کے ایک کالم نویس جناب اقبال عمر صاحب کا اعتراف حق:

’’پاکستان اس وقت اپنی تاریخ کے چوراہے پر کھڑا ہے۔اس کی نظیر پہلے کہیں دکھائی نہیں دیتی۔اس ملک کی سب سے بڑی بدقسمتی یہ رہی ہے کہ اس کے ساتھ بہترین سلوک اور برتاؤ کرنے والوں کے ساتھ بہت بدترین سلوک کیا گیا ہے‘‘۔

(’دن‘ 13رفروری 2004ء صفحہ 4کالم 1)

افسوس صد افسوس قیام پاکستان (14راگست 1947ء) سے لے کر آج تک عوام،علماء اور سیاستدان پہلے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ پھر حضرت میاں مظفر احمد صاحب اور ڈاکٹر عبدالسلام نوبل انعام یافتہ عالمی شہرت کے حامل پاکستانی سائنسدان کی عرصہ سے شب و روز کردار کشی کر رہے ہیں۔

❁❁❁❁❁❁

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔شکریہ۔

(مینجر)

بقیہ:خلیفہ خدا بناتا ہے از صفحہ نمبر 4

میری جماعت کو فتح دے گا کیونکہ خدا نے جس راستہ پر مجھے کھڑا کیا ہے وہ فتح کا راستہ ہے۔ جو تعلیم مجھے دی گئی ہے وہ کامیابی تک پہنچانے والی ہے اور جن ذرائع کے اختیار کرنے کی اس نے مجھے توفیق دی ہے وہ کامیاب وبامراد کرنے والے ہیں‘‘۔

(الفضل مورخہ 30ر مئی 1935ء صفحہ 5)

❁......1953ء میں جماعت پر پھر ایک بار شدید خوف کے حالات آئے ۔ پاکستان میں حکومت پنجاب اور مُلّاؤں نے مل کر جماعت کو ختم کرنے کی مکمل سازش تیار کر لی تھی۔احمدیوں کو شہید کیا گیا۔ان کی تجارتوں کو نذر آتش کر دیا گیا۔ احمدیوں کو ملازمتوں سے فارغ کر دیا گیا اور کیا کیا ظلم تھے جو اُن پر نہیں توڑے گئے۔ایسے وقت میں خدا کے قائم کردہ خلیفہ حضرت مصلح موعودؓ نے خطبہ میں احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

’’آپ بھی دعا کرتے رہیں،مَیں بھی دعا کرتا ہوں۔ انشاءاللہ فتح ہماری ہے۔کیا آپ نے گزشتہ چالیس سال میں کبھی دیکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے چھوڑ دیا ہے۔تو کیا اب وہ مجھے چھوڑ دے گا۔سمجھ لو وہ میری مدد کے لئے دوڑا آ رہا ہے۔وہ میرے پاس ہے،مجھ میں ہے۔خطرات ہیں اور بہت ہیں مگر تم اپنے نفوس کو سنبھالو اور نیکی اختیار کرو۔ سلسلہ کا کام خدا خود سنبھالے گا‘‘۔

(تاریخ احمدیت جلد 16صفحہ200)

❁......پھر خلافت ثالثہ کا دور آیا۔ذوالفقار علی بھٹو نے جس کو عالمی شہرت حاصل تھی اور بالخصوص مسلم ممالک میں وہ ایک ہردلعزیز لیڈر سمجھے جاتے تھے اور انہوں نے ہی لاہور میں رابطہ عالم اسلامی کی کانفرنس منعقد کر کے شاہ فیصل کو خلیفۃ المسلمین بنانے کی تجویز پیش کرائی۔لیکن ان سب باتوں کا انجام کیا ہوا۔ شاہ فیصل اپنے ہی ایک رشتہ دار کے ہاتھ وہ قتل ہو گئے اور پاکستان میں ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دے دی گئی۔اور ایک بار پھر خدا نے ثابت کر دیا کہ خدا ہی ہے جو خلیفہ بناتا ہے اور انسان نہیں بناتا اور اس کی تائید اور نصرت اللہ کے مقرر کردہ خلیفہ کے ساتھ ہے۔ اور وہی ہے جو خوف کی حالت کو امن میں بدل سکتا ہے۔اور دین کو تمکنت بخش سکتا ہے۔

❁...... اور پھر خلافت رابعہ کا روشن دور ہمارے سامنے ہی گزرا۔جماعت احمدیہ پر کیسے کیسے خوف و ہراس کے دور آئے اور دنیا نے ہر موقعہ پر یہی سمجھا کہ اب جماعت احمدیہ کا نام و نشان دنیا سے مٹ جائے گا۔فرعونِ زمانہ

جنرل ضیاء الحق نے اعلان کیا کہ احمدیت کی بربادی میرے ہاتھوں مقدر تھی اس لئے اب مَیں ہی اس کو مٹاؤں گا۔اس کے لئے اس نے ہر طرح کے ناپاک منصوبے بنائے اور کوئی کسر اس نے اٹھا نہ رکھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’......ایک رات پہلے مَیں عہد کر چکا تھا کہ خدا کی قسم مَیں احمدیت کی خاطر جان دے دوں گا اور دنیا کی کوئی طاقت مجھے اس سے روک نہیں سکے گی۔ اس رات خدا تعالیٰ نے مجھے ایسی اطلاعات دیں جن کے نتیجہ میں اچانک میرے دل کی کایا پلٹ گئی۔اس وقت مجھے محسوس ہوا کہ جماعت کے خلاف کتنی بھیانک سازش ہے جسے ہر قیمت پر ناکام بنانا میرا فرض ہے۔اور وہ سازش یہ تھی کہ خلفیۂ وقت کو قتل کر دیا جائے۔اور جماعت اس پر ابھرے گی تو نظام خلافت پر حملہ کیا جائے۔ربوہ کو فوج کے ذریعہ ملیا میٹ کیا جائے اور وہاں خلافت کا نیا انتخاب نہ ہونے دیا جائے اور خلافت کی انسٹی ٹیوشن ہی ختم کر دی جائے‘‘۔

مگر انجام کیا ہوا۔خود ضیاء الحق کے پرخچے ہوا میں بکھر گئے۔خلافت احمدیت کے خلاف کی گئی سازش خدا تعالیٰ کی تقدیر سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئی۔خدا کے خلیفہ نے کیا ہی سچ فرمایا تھا ؎

کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغ دعا
آج بھی اذن ہوگا تو چل جائے گی

حضور رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’اس مخالفت کے بعد جو اگلی مخالفت نظر آ رہی ہے وسیع پیمانہ پر وہ ایک دو حکومتوں کا قصہ نہیں ہے،اس میں بڑی بڑی حکومتیں مل کر جماعت کو مٹانے کی سازش کریں گی۔جتنی بڑی سازشیں ہوں گی اتنی بڑی ناکامی ان کے مقدر میں لکھی جائے گی۔......وہ خدا جو ادنیٰ مخالفتوں کو مٹانے والا خدا ہے وہ آئندہ آنے والی زیادہ قوی مخالفتوں کو بھی چکنا چور کر کے رکھ دے گا اور نشان مٹا دے گا ان کا دنیا سے۔جماعت احمدیہ کو بہرحال فتح کے بعد ایک اور فتح کی منزل میں داخل ہونا ہے۔کوئی دنیا کی طاقت اس تقدیر کو بہرحال بدل نہیں سکتی‘‘۔

(اخبار بدر 23راگست 1984ء)

حضور رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

’’آئندہ انشاءاللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔جماعت احمدیہ بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے۔ کوئی بدخواہ خلافت کا بال بیکا نہیں کر سکتا اور جماعت اس شان سے ترقی کرے گی کہ خدا کا یہ وعدہ پورا ہوگا کہ کم از کم ایک ہزار سال تک جماعت میں خلافت قائم رہے گی‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18رجون 1982ء)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ بننے کے ساتھ ایک بار پھر خدا کا نشان ظاہر ہوا اور MTA کے ذریعہ جماعت احمدیہ نے خدا کے نشان کو اپنی آنکھوں سے خود پورا ہوتے دیکھا۔اور غیر بھی اس کے گواہ بنے اور آسمانِ احمدیت پر ایک نیا ستارہ طلوع ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذلک۔

❁......خلافت خامسہ کا موجودہ دور اس لحاظ سے ایک انقلابی دور ہے کہ ساری دنیا کے احمدی انتخاب خلافت کے پہلے دن سے ہی اپنے امام کے خطاب کو براہ راست سن اور دیکھ رہے ہیں اور آج ہر احمدی عینی شاہد ہے اس بات کا کہ درحقیقت خلیفہ خدا ہی بناتا ہے کیونکہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے اس وجود کو خدا کی گود میں پروان چڑھتے اور جلد از جلد بڑھتے ہوئے دیکھا۔اس کی شان کو بلند ہوتے ہوئے اور خدا تعالیٰ کی تجلیات کو ظاہر ہوتے ہوئے دیکھا اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کو خلیفۂ وقت کے حق میں نازل ہوتے ہوئے دیکھا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے کما حقہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔اور اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو صحت و تندرستی والی فعّال لمبی زندگی عطا فرمائے اور اپنی عظیم الشان تائیدات و روحانی فتوحات سے نوازتا چلا جائے اور ہم سب خلافت کی برکات سے ہمیشہ فیضیاب ہوتے رہیں۔آمین ثم آمین۔

❁❁❁❁❁❁

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت مصلح موعودؓ سے وابستہ چند یادیں

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 25؍مارچ 2006ء میں مکرم ملک صلاح الدین صاحب (مؤلف اصحاب احمد) کے قلم سے حضرت مصلح موعودؓ سے وابستہ چند یادیں بیان کی گئی ہیں۔

☆ حضرت مصلح موعودؓ کی قبولیت دعا کا اندازہ اُن فتنوں اور اشتعال انگیز حالات سے کیا جاسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچانک اپنا رُخ موڑ گئے۔ ایک وقت ایسا آیا کہ مخالفین سلسلہ کو حکومت پنجاب (متحدہ) نے جماعت کے خلاف نہ صرف مشتعل کیا بلکہ ان کی ہر رنگ میں اعانت کی۔ حتیٰ کہ ایک نوجوان کے ذریعہ دن دیہاڑے اور برسرِ عام حضرت مسیح موعودؑ کے لخت جگر حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ پر لاٹھی سے حملہ کروا کر احمدیوں کے قلوب کو شدید طور پر مجروح کیا گیا۔ لیکن حضورؓ کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے شہرت پر پہنچے ہوئے اعداء کو غیر متوقع حالات پیدا کر کے بغتةً قعر مذلت میں گرادیا کہ ان اعداء کی پشت پناہ حکومت بھی ورطۂ حیرت اور بحر یاس میں ڈوب گئے۔

☆ 1932ء میں خاکسار کو دیپالپور ضلع ساہیوال کے ایک ہندو مدرس نے دوران گفتگو بتایا کہ مجھے تجربہ ہے کہ آپ کے فلاں چچا صاحب کے کسی بچے کی حالت بیماری سے جب بھی تشویش والی ہوتی تو خواہ ڈاک کا وقت نہ ہوتا اور رات کا وقت ہوتا، وہ اُسی وقت حضورؓ کی خدمت میں دعا کا خط حوالہ ڈاک کردیتے اور فوراً بعد ہی تشویش والی صورت دُور ہوجاتی۔

☆ مکرم چوہدری چراغ دین صاحب آف یوگنڈا اور مکرم فضل الٰہی خاں صاحب درویش سناتے تھے کہ قادیان سے فٹ بال، والی بال اور ہاکی کی ٹیمیں بٹالہ کے Happy کلب کے ساتھ مقابلہ کے لئے گئیں۔ اس کلب کی ٹیمیں بہت ہی مضبوط تھیں۔ ہاکی کے مقابلہ میں اس کلب نے دو گول کردیئے اور کھیل کی حالت سے کلب کی کامیابی عیاں تھی۔ حضور اتفاقاً اُس وقت بٹالہ سے گزر رہے تھے کہ حضورؓ سے کسی نے ذکر کیا اور آپؓ بیرنگ کالج کے میدان میں تشریف لے آئے جہاں یہ کھیل جاری تھا۔ چند لمحوں میں احمدیہ ٹیم نے دو گول اتار دیئے۔ اور پھر ایک یا دو گول مزید کر کے جیت گئے۔ دیگر مقابلوں میں بھی ہماری ٹیمیں کامیاب ہوئیں۔ وہاں شہر میں یہی چرچا ہونے لگا کہ مرزا صاحب آئے تھے نہ معلوم انہوں نے کیا جادو کیا یا پھونک ماری کہ پانسہ ہی پلٹ گیا۔

☆ ایک کالج کے ہندو پرنسپل اپنے بیٹے کو قادیان لائے اور بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کی دعا سے یہ بچہ مجھے عطا ہوا تھا اس لئے میں اسے قادیان دکھانے آیا ہوں تا جہاں کی دعا سے یہ پیدا ہوا تھا، اس سے اس کا رابطہ قائم ہو۔

☆ تقسیم ملک سے قبل ایک ہندو قادیان میں تھانیدار تھے۔ وہ اولاد سے محروم تھے۔ ان کی اہلیہ صاحبہ کے مراسم اہلیہ صاحب مولوی محمد عبداللہ صاحب سے تھے جو حضور کے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری تھے۔ موصوفہ کے مشورہ کے مطابق تھانیدارنی صاحبہ ان کے ساتھ دعا کے لئے حضورؓ کی خدمت میں عرض کرنے ڈلہوزی گئیں۔ چنانچہ حضورؓ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں بچہ عطا فرمایا جس کا ذکر تھانیدار صاحب بعد میں بھی نہایت خوشی سے کیا کرتے تھے۔

☆ بعض لوگ دنیادار افراد کے طریق پر حضورؓ سے بعض احمدی حکام عدالت کے پاس سفارش کے لئے آتے تھے لیکن حضورؓ اس امر کو پسند نہ کرتے تھے۔ حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب قصور میں متعین تھے۔ اس علاقہ کے ایک سکھ صاحب آئے اور اصرار کرنے لگے کہ میرا عزیز بالکل بے قصور ہے، اس کے بَری کرنے کے لئے میاں صاحب سے سفارش کی جائے۔ حضورؓ بہت دیر تک سمجھاتے رہے کہ جماعت کو میری طرف سے ہمیشہ انصاف کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ اور میاں صاحب خود ہی نیک آدمی ہیں، وہ بغیر سفارش کے بھی انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں گے۔ جب ان صاحب کا اصرار بہت زیادہ ہوا تو فرمایا کہ اچھا میں اُنہیں اس شرط پر خاص توجہ دینے کے لئے لکھتا ہوں کہ اگر آپ کا عزیز وہ قصوروار پائیں تو اسے دُگنی سزا دیں۔ کیونکہ آپ یقین دلاتے ہیں کہ وہ بے قصور ہے۔ وہ صاحب کہنے لگے کہ بے شک آپ یوں لکھ دیں واقعی وہ بالکل بے قصور ہے۔ چنانچہ حضور کے ارشاد پر مضمون نگار نے میاں صاحب کی خدمت میں لکھ دیا کہ آپ سے ہمیشہ ہی انصاف پسندی کی امید ہے پھر بھی حضورؓ فرماتے ہیں کہ اس مقدمہ کے معاملہ پر زیادہ توجہ دی جائے تا کہ آپ حقیقت تک پہنچ سکیں۔ اور یہ سفارش لے جانے والے صاحب کہتے ہیں کہ اگر ان کا عزیز بے قصور نہ ہو تو بیشک آپ اسے دُگنی سزا دیدیں۔ کچھ دنوں بعد وہ صاحب آئے اور شکوہ کرنے لگے کہ ڈپٹی صاحب نے اسے دُگنی سزا دے دی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ وہ بے قصور نہ ہوگا۔ اس پر اس نے اقرار کیا کہ وہ واقعی قصوروار تھا۔ تو فرمایا کہ آپ کی رضا مندی سے تحریر کیا گیا تھا اور اس کے مطابق انہوں نے دُگنی سزا دیدی۔ اب شکوہ کس بات کا ہے؟

☆ حضرت مصلح موعودؓ اپنے قول وعمل سے مساوات پر عامل تھے۔ شملہ کے کئی ماہ کے قیام میں ایک ہی میز پر حضورؓ اور جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحبؓ اور محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب اور حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحبؓ ناشتہ اور کھانا کھاتے تھے اور خاکسار کو بھی ہمیشہ وہیں شامل رکھا جاتا تھا۔ اور کبھی دُور کا بھی اس امر کا اظہار کسی کی طرف سے نہیں پایا گیا کہ خاکسار وہاں کیوں شامل ہے جو کہ ظاہراً بے حد غریب ہونے کے علاوہ حضور کے نہایت ادنیٰ غلاموں میں سے تھا۔ بلکہ خود خاکسار دل میں یہ چاہتا تھا کہ میں وہاں شرکت نہ کیا کروں کیونکہ حضور کے خداداد رُعب کی وجہ سے میرے لئے کھانا مشکل ہوتا تھا۔ اسی طرح حضور کا یہ سلوک تھا کہ اپنے دفتر کا بھی کوئی معمولی سے معمولی کارکن بھی اپنے ذاتی امور کے متعلق مشورہ کے لئے ملاقاتوں میں ملاقات کرتا تو حضور دوسروں کے لئے جس طرح اٹھتے اسی طرح تعظیم واکرام کے طور پر اٹھتے اور مصافحہ کا موقع عطا کرتے اور نہایت توجہ سے مشورہ عنایت فرماتے اور حضور کا یہ ارشاد تھا کہ معمولی سے معمولی شخص بھی دفاتر میں آئے تو افسر جس سے ملاقات کرے اٹھ کر ملیں۔

☆ حضور جذبات کا بہت خیال رکھتے تھے۔ ایک دفعہ جمعہ میں میری ایک ران سن ہوگئی اور یہ تکلیف بڑھنے لگی۔ خاکسار نے دفتر میں آکر صرف دعا کے لئے حضور کی خدمت میں عریضہ لکھا اور گھر چلا گیا۔ جب حضور کو ملا تو کسی کے ہاتھ میرے گھر دور محلّہ دارالفضل میں ہومیوپیتھی دوا بھجوائی۔ میری تکلیف بہت بڑھ چکی تھی اور سارا سر بھی سن ہوگیا تھا۔ حضور کی دعا اور دوا سے بفضلہٖ تعالیٰ اسی روز چند گھنٹوں میں بکلّی شفاء ہوگئی۔

☆ غالباً مکرم ملک نواب دین صاحب (مدفون بہشتی مقبرہ) کا واقعہ ہے۔ دلداری کی خاطر حضورؓ نے قصر خلافت میں ایسی حالت میں اُن کا جنازہ پڑھایا کہ حضور بوجہ شدید علالت کے خود کھڑے بھی نہ ہوسکتے تھے اور کسی نے حضورؓ کو تھاما ہوا تھا۔

☆ کئی شریف لیکن غریب گھرانے تھے۔ حضور مخفی طور پر ان کی مالی مدد فرماتے تھے اور غریب سے غریب شخص کے ہاں دعوت پر جانے سے بھی انکار نہ کرتے تھے۔ حالانکہ دعوت کرنے والے کے حالات سے یقینی علم ہوتا تھا کہ بہت ادنیٰ سا کھانا وہاں ہوگا۔ کیونکہ کھانا مقصود نہ ہوتا تھا بلکہ دلداری مقصود ہوتی تھی۔ بلکہ اگر کوئی کھانے کو برا مناتا حضور اسے ناپسند فرماتے۔

☆ حضورؓ نے خود ذکر فرمایا کہ سردار بلد یو سنگھ (سابق وزیر دفاع ہند) کے والد صاحب نے کسی کو میرے پاس بھیجا کہ میری خواہش ہے کہ انکشاف ہو کہ کونسا مذہب سچا ہے میں اسے قبول کرلوں گا۔ میں نے اس شخص کو کہا کہ انکشاف تو ہوجائے گا لیکن وہ قبول ہرگز نہیں کریں گے۔ اُس نے یقین دلانا چاہا کہ وہ اس پر پوری طرح آمادہ ہیں۔ فرمایا: میں نے سورۂ فاتحہ کا ترجمہ لکھ دیا کہ یہ پڑھیں چنانچہ کچھ عرصہ بعد ان کی طرف سے پیغام ملا کہ اس کے پڑھنے سے مجھ پر اسلام کی صداقت منکشف ہوئی ہے لیکن افسوس ہے کہ میں اپنے حالات کی وجہ سے قبول نہیں کرسکتا۔

1949ء میں مجھے وہ بوڑھا سکھ ملا جو ساہیوال کے بیدی خاندان کا فرد تھا۔ حضرت مصلح موعود کا ذکر کر کے اُس نے نہایت حسرت سے کہا کہ حضورؓ کے دعا بتلانے پر مجھ پر یہ انکشاف ہوگیا تھا کہ اسلام سچا ہے لیکن افسوس کہ جائیداد کی خاطر میں نے قبول نہ کیا۔ اور اب تقسیم ملک کے نتیجہ میں وہ جائیداد بھی ہاتھ سے گئی۔

حضرت مصلح موعودؓ

جماعت احمدیہ امریکہ کے دو ماہی ''النور'' جنوری وفروری 2006ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں ایک واقعہ درج ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضورؓ اپنے متبعین کے صحیح مشورہ کو ماننے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بیان فرماتے ہیں کہ 1955ء میں حضورؓ کے دورۂ یورپ کے موقع پر مَیں بھی آپؓ کے ہمراہ تھا۔ ایک روز حضورؓ کی حضرت چودھری محمد ظفراللہ خانصاحبؓ سے انگریزی لباس سے متعلق بات چیت چل پڑی۔ حضورؓ کا انگریزی لباس کو ناپسند کرنے سے متعلق مؤقف یہ تھا کہ یہ لباس ہماری قوم کی غلامانہ ذہنیت کا آئینہ دار ہے اور انگریزوں نے ہمارا لباس اس لئے نہیں اپنایا کہ اُسے وہ اپنے لئے ذلّت کا موجب سمجھتے رہے۔ چودھری صاحبؓ نے عرض کی کہ اب وہ صورت باقی نہیں رہی اور انگریزی لباس بھی ایک بین الاقوامی حیثیت اختیار کرچکا ہے۔ نیز مشرقی لباس سے سستا بھی پڑتا ہے اور یورپین ممالک میں مشرقی لباس کو صاف ستھرا رکھنا بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ اس پر حضورؓ نے فرمایا کہ ہاں ایسی صورت میں تو کوئی قابل اعتراض بات نہیں رہتی البتہ ٹائی لگانے کے متعلق مجھے یہ تردّد ہے کہ کہیں یہ صلیب کی علامت نہ ہو۔ چودھری صاحب نے عرض کیا کہ ٹائی صلیب کی علامت یقیناً نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو یہودی قوم اسے کبھی نہ اپناتی۔ نیز ٹائی اُس رومال کی بدلی ہوئی صورت ہے جو گردن کو سردی سے محفوظ رکھنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ چنانچہ اس استدلال کو قبول کرتے ہوئے حضورؓ نے نہ صرف اس کی اجازت عطا فرمائی بلکہ محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحبؓ کو ٹائی کا تحفہ بھی مرحمت فرمایا۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 30؍جنوری 2006ء میں مکرم لئیق احمد عابد صاحب کی جلسہ سالانہ قادیان کے حوالہ سے کہی گئی نظم ''روشن جمال چہرہ'' میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

جلوہ مستور آج دیکھیں گے
بر سرِ طُور آج دیکھیں گے
اس حسیں چاند کو نکلنے دو
تا بہ مقدور آج دیکھیں گے
ایک وجد و سرور طاری ہے
حسن مسرور آج دیکھیں گے
جس کو حاصل ہے فتح و نصرت وہ
ابن منصور آج دیکھیں گے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

1st June 2007 – 7th June 2007

Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 1st June 2007

00:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
00:45	Discussion: a discussion programme on the topic of the rights of women in Islam.
01:20	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 26, Recorded on 18/03/1995.
02:20	Huzoor's Tours: Programme documenting Huzoor's tour to Benin, West Africa.
03:25	Tarjamatul Qur'an Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 180, Recorded on 4th March 1997.
04:30	Al-Maa'idah: a cookery programme
05:15	Moshaa'irah: an evening of poetry
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
06:50	Children's class with Huzoor. Recorded on 27th November 2004.
08:00	Siraiki Service
09:00	Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 32 recorded on 31st March 1995.
10:00	Indonesian Service
11:00	Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00	Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh.
13:20	Tilaawat & MTA News review
14:05	Dars-e-Hadith
14:15	Bangla Shomprochar: a discussion in Bengali replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jama'at.
15:15	Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:00	Friday Sermon [R]
17:10	Khilafat Jubilee Quiz
18:30	Arabic Service: Discussion programme about the true concepts of Islam. Rec. 04/05/07.
20:30	MTA International News Review Special
21:10	Friday Sermon [R]
22:20	Spectrum: a programme about the launch of a report on the subject of the persecution of Ahmadi Muslims in Rabwah.
22:50	Urdu Mulaqa'at: Session 32 [R]

Saturday 2nd June 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
00:45	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session no. 28. Recorded on 22/03/1995.
01:50	Khilafat Jubilee Quiz
03:10	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 1st June 2007.
04:20	Urdu Mulaqa'at: a question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking friends. Session no. 32. Recorded on 31st March 1995.
05:30	Spectrum
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:00	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. Recorded on 12th June 2004.
07:50	Ashab-e-Ahmed
08:30	Friday Sermon [R]
09:30	Quran Quiz
09:50	Indonesian Service
10:50	Jalsa Salana Speech: a speech delivered by Mubarik Ahmad Zafar on the occasion of Jalsa Salana Mauritius 2005.
11:25	Australian Documentary: home and gardens
12:00	Tilaawat & MTA International Jama'at News
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	Intikhab-e-Sukhan: Poem request programme
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) with Huzoor, recorded on 2nd June 2007.
16:10	Moshaa'irah: an evening of poetry
17:00	Question Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Recorded on 09/08/1986.
18:00	Australian Documentary [R]
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam. Rec. 05/05/07.
20:35	MTA International Jama'at News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) [R]
22:15	Jalsa Salana Speech [R]
22:55	Friday Sermon [R]

Sunday 3rd June 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00	Qur'an Quiz
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 29, recorded on 23/03/1995.
02:35	Kidz Matter
03:05	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 1st June 2007.
04:05	Ashab-e-Ahmed
04:40	Moshaa'irah: an evening of poetry
05:25	Australian Documentary
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
06:55	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor, recorded on 2nd June 2007.
08:10	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Benin, West Africa.
08:55	The path to righteousness: an interview with Qudsia Ward about her path to Ahmadiyyat.
09:30	Kidz Matter
10:10	Indonesian Service
11:10	Spanish Service
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
12:55	Bangla Shomprochar
13:50	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. recorded on 1st June 2007.
14:50	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 3rd June 2007.
16:05	Huzoor's Tours [R]
16:50	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 29th November 1997.
17:55	The path to righteousness [R]
18:30	Arabic Service
19:30	Kidz matter [R]
20:10	Learning Arabic [R]
20:25	MTA International News Review
21:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]
22:10	Huzoor's tours [R]
23:00	Ilmi Khitabaat

Monday 4th June 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
00:50	Learning Arabic: no. 4
01:10	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 30, Recorded on 28/03/1995.
02:10	Friday Sermon: recorded on 1st June 2007
03:20	Question and Answer Session
04:25	The path to righteousness
05:00	Ilmi Khitabaat
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:15	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor, recorded on 25th April 2007.
08:25	Le Francais C'est Facile: programme no. 56
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 9th March 1998.
10:05	Indonesian Service
11:05	Ghazwat-e-Nabi (saw): a discussion about the Holy war of Uhad.
12:10	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
13:10	Bangla Schomprochar
14:10	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 30/06/2006.
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) [R]
16:15	Barkat-e-Khilafat: speech delivered by Abdul Masih Khan Sahib on the topic of the blessings of Khilafat.
16:55	Medical Matters
17:25	Rencontre Avec Les Francophones [R]
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 31, Recorded on 29/03/1995.
20:35	MTA International Jama'at News
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) [R]
22:30	Friday Sermon [R]
23:30	Medical Matters [R]

Tuesday 5th June 2007

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00	Le Francais C'est Facile
01:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 31, Recorded on 29/03/1995.
02:25	Friday Sermon: recorded on 30/06/2006.
03:30	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 9th March 1998.
04:30	Medical Matters
05:00	Ghazwat-e-Nabi (saw)
06:00	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor. Recorded on 3rd June 2007.
08:15	Learning Arabic: Programme no. 5
08:45	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 14th December 1997.
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service
12:05	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
12:50	Bengali Service
13:50	Jalsa Salana UK 2005: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 31st July 2005.
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]
16:20	Question and Answer session [R]
17:35	Global Warming: a discussion about global warming.
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News Review Special
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]
22:15	Global Warming [R]
23:10	Address by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]

Wednesday 6th June 2007

00:30	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 32. Recorded on: 30/03/1995.
02:35	Global Warming
03:25	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 14th December 1997.
04:45	Address by Hadhrat Khalifatul Masih V
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
07:10	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 25th September 2004.
08:10	Seerat Masih-e-Maud (as).
08:40	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 31st January 1998.
09:25	Indonesian Service
10:25	Australian documentary: Home and Garden
11:15	Swahili Service
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
13:05	Bangla Shomprochar
14:05	Ilmi Khitabaat
15:05	Jalsa Salana UK 1994: speech delivered by Atta-ul-Mujeeb Rashid. Rec. 30/07/1994.
15:30	Bustan-e-Waqfe Nau class [R]
16:35	Question and Answer Session [R]
17:45	Lajna Magazine
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 33, recorded on 04/05/1995.
20:35	MTA International News Review
21:15	Bustan-e-Waqfe Nau class [R]
22:20	Jalsa Speeches [R]
22:45	Hamaari Kaaenat
23:05	Ilmi Khitabaat: Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) on 30th July 1982.

Thursday 7th June 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:15	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 33, recorded on 04/04/1995.
02:30	The Philosophy of the Teachings of Islam
03:00	Hamari Kaa'enaat
03:25	Ilmi Khitabaat
04:15	Lajna Magazine
04:55	Australian Documentary: Home and Gardens
05:35	Jalsa Speeches
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor. Recorded on 5th December 2004.
08:10	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Session 26. Recorded on 16/07/1994.
09:15	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Benin, West Africa.
10:00	Indonesian Service
10:55	Al Maa'idah: a cookery programme
11:10	Dars-e-Hadith
11:25	Rights of Women in Islam
12:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:05	Bengali Service
14:10	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 181, recorded on 5th March 1997.
15:10	Huzoor's Tours [R]
16:00	English Mulaqa'at: session 26 [R]
17:10	Moshaairah : an evening of poetry
18:00	Al Maaidah: a cookery programme
18:30	Arabic Service
20:35	MTA News Review
21:10	Tarjamatul Qur'an Class, session 181 [R]
22:10	Al-Maa'idah [R]
22:25	Rights of women in Islam
22:55	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class [R]

****Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT***

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603

Fax: (020) 8544 7611

Email:alfazlint@alislam.org

Vol 14 | Friday May 25, 2007 | Issue No. 21

ایم ٹی اے کے ذریعہ سے عرب ممالک کے لئے جو ایک نیا اجراء ہوا ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ساتھ ہو رہا ہے اور اسی کے لئے اللہ تعالیٰ نے مبارک سو مبارک دی ہے۔ اس کے لئے تمام عرب دنیا کے احمدی اور تمام وہ لوگ جو ایم ٹی اے پر اپنا وقت دیتے ہیں اور اس خدمت پر مامور ہیں ان کے لئے بھی مبارکباد ہے اور یہ خوشخبری بھی ہے کہ یہ جو تمہاری کوششیں ہیں انشاء اللہ تعالیٰ رائیگاں نہیں جائیں گی۔ تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک ہو کہ یہ کامیابی کی طرف جو قدم چلے ہیں اور جماعت احمدیہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی تائیدات کی یہ پروازیں جو چل پڑی ہیں یہ بہت جلد انشاء اللہ تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا ہے کہ میں تیرے محبوں کا گروہ پیدا کروں گا وہ انقلاب شروع ہو چکا ہے اور اب عرب دنیا میں بھی ان محبّوں کی تعداد بڑھتی چلی جارہی ہے اور انشاء اللہ بڑھتی چلی جائے گی اور ایک وقت آئے گا جب تمام عرب اُمّت واحدہ بن کر ایک ہاتھ پر اکٹھی ہو جائے گی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یک زبان ہو کر آنحضرت ﷺ پر درود و سلام بھیجنے والی ہوگی۔

MTA کے عربی پروگراموں سے متعلق نیک جذبات کا اظہار کرنے والے عرب بھائیوں اور بہنوں کو چاہئے کہ آج اسلام کی تائید کے لئے، اس چنیدہ کی مدد کے لئے آگے آئیں اور اس کی جماعت میں شامل ہو کر ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو کر اسلام کا دفاع کریں۔

mta-3 العربیہ کے اجراء کی مناسبت سے منعقدہ تقریب عشائیہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا روح پرور، ایمان افروز اور ولولہ انگیز خطاب

(عرب احمدیوں کے اخلاص و فدائیت کے جذبات کا اظہار اور ایم ٹی اے کے ایک عربی پروگراموں سے متعلق عرب ناظرین کے نیک تأثرات پر مشتمل تصویری جھلکیوں پر مبنی خوبصورت تقریب کا بابرکت انعقاد)

(رپورٹ مرتبہ: ابولبیب)

(بیت الفتوح۔ لندن۔ 6 مئی): آج 6 مئی بروز اتوار قریباً ساڑھے سات بجے بیت الفتوح لندن کے طاہر ہال میں mta-3 العربیہ کی نشریات کے اجراء کی مناسبت سے ایک خصوصی تقریب عشائیہ منعقد ہوئی جس میں ایم ٹی اے کے کارکنان، مجلس عاملہ برطانیہ کے اراکین اور مرکزی عہدیداران کے علاوہ بعض منتخب مہمانوں نے شرکت کی۔ یہ نہایت خوبصورت اور پروقار تقریب کئی پہلوؤں سے بہت ہی روح پرور اور ایمان افروز تھی۔

اس تقریب کے مہمان خصوصی ہمارے محبوب امام امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تھے۔ آپ کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے پر تلاوت قرآن کریم سے کاروائی کا آغاز ہوا جو ہمارے عرب احمدی بھائی مکرم تمیم ابودقۃ صاحب نے کی۔ آپ نے سورۃ الفتح کے پہلے رکوع کی تلاوت کی جس کا اردو ترجمہ مکرم ندیم کرامت صاحب وائس چیئرمین ایم ٹی اے نے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم منیر عودہ صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے آنحضرت ﷺ کی نعت میں لکھے گئے عربی قصیدہ یَا قَلْبِیَ اذْکُرْ اَحْمَدَا کے بعض منتخب اشعار پڑھے جس کے بعد مکرم شریف عودہ صاحب امیر جماعت کبابیر نے عربی زبان میں بہت پُر جوش اور پُر ولولہ خطاب کیا۔ اس خطاب کا اردو ترجمہ بعد ازاں مکرم سید نصیر احمد شاہ صاحب چیئرمین ایم ٹی اے نے پیش کیا۔

مکرم شریف عودہ صاحب کی تقریر

مکرم شریف عودہ صاحب نے اپنے عربی خطاب میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود و سلام کے بعد اس بات پر اللہ تعالیٰ کے شکر کا اظہار کیا کہ اس نے ہمیں اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے عظیم روحانی فرزند، آپؐ کے عاشق صادق اور خادم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں اور خادموں میں شامل ہونے کی سعادت بخشی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام عربوں سے شدید محبت رکھتے تھے۔ آپ نے نہ صرف عربوں سے محبت کی بلکہ ان کی زبان اور ان کی زمین سے بھی محبت کی۔ اور یہ سب کچھ آپ علیہ السلام کی آنحضور ﷺ سے محبت کا پرتو تھا۔ آپ نے عربی زبان سے محبت کو اللہ اور رسول ﷺ سے محبت کا معیار قرار دیا۔ آپ علیہ السلام کی خواہش تھی کہ آپ عرب ممالک اور اس سرزمین کا دیدار کریں اور ان گلیوں میں جائیں جہاں آنحضور ﷺ کے قدم مبارک پڑے، اور یہ کہ اس خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنائیں۔ عربوں سے آپ نے اس حد تک محبت کی کہ اللہ تعالیٰ نے عربوں کی اصلاح اور انہیں سیدھا راستہ دکھانے کی مہم آپ کے سپرد کرنے کی بشارت دی، جس کی بنا پر آپ نے عربوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ مجھے اس اصلاح کی مہم میں کامیاب و کامران پائیں گے۔

مکرم شریف عودہ صاحب نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام عربوں کی طرف اپنے خطوط اور کتب بھیجنے کے بارہ میں فکرمند تھے کیونکہ آپ نے سنا تھا کہ عرب ممالک کے حکمرانوں کے کارندے راستہ میں اس قسم کا مواد ضبط کر لیا کرتے ہیں۔ لہذا آپ علیہ السلام عربوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”اے عزیزو! مجھے بتاؤ کہ میں کیا کروں اور کونسی تدبیر استعمال کروں تا تم تک جا پہنچوں۔ میں اپنی جگہ اس مقصد کے حصول کے لئے کوشاں ہوں اور اہل تجربہ لوگوں سے مشورہ کر رہا ہوں“۔

الحمد للہ کہ حضور علیہ السلام کی یہ خواہش آج پوری ہوگئی ہے۔ اے ہمارے پیارے مسیح موعودؑ! آپ کا پیغام پہنچ گیا۔ اے رسول اللہ ﷺ کے فدائی عاشق آپ کا پیغام بصد شوق اپنی منزل پا گیا۔ آپ علیہ السلام اپنے عربی شعر میں فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے:

ہمارے پیغام کا نامہ بر اپنی چونچ میں امن و سلامتی کے تحفے لئے شوق کے پروں پر سوار خدا کے پیارے، تمام رسولوں کے سردار اور تمام خلائق سے افضل نبی کریم ﷺ کے وطن کی طرف محو پرواز ہے۔

مکرم شریف عودہ صاحب نے بڑے جذباتی انداز میں کہا کہ اے ہمارے پیارے آقا! عربوں کے لئے آپ کا امن و سلامتی کا تحفہ ان کے گھروں تک جا پہنچا ہے تا وہ ان کا کھویا ہوا اطمینان و سکون اور امن و سلامتی انہیں واپس دلا دے اور ان کے ہونٹوں پر دوبارہ مسکراہٹیں بکھیر دے۔

اے مسیح موعود علیہ السلام! آج آپ کا پیغام اور آپ کے خلیفہ کے خطبے اور خطابات عربوں کے گھروں میں سنے جارہے ہیں جو ان کے احیائے نو کے لئے ان کے زخموں کی مرہم بن رہے ہیں جیسا کہ رسول کریم ﷺ نے ان میں زندگی کی روح پھونکی تھی۔

آخر پر مکرم شریف عودہ صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ:

سیدی حضرت امیر المومنین! یہ عاجز آپ کو حضرت محمد ﷺ کی محبت کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہے اور ساتھ ہی تمام دنیا کے احمدیوں سے بھی ملتمس ہے کہ وہ عربوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی عظمتِ رفتہ انہیں واپس دلا دے اور پھر سے انہیں خدا اور اس کے رسول کا پیارا بنا دے۔ آمین

چیئرمین ایم ٹی اے کا اظہار تشکر

مکرم امیر صاحب کبابیر کے سپاس نامہ کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد مکرم سید نصیر احمد صاحب چیئرمین ایم ٹی اے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنے جذبات کا

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں